مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ بناتِ اہلسنت سرگودھا

جلد نمبر 7 | اگست 2016 | شمارہ 9

مدیر
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

ابّا! پاکستان تو میرا ہے

مدارس کا نیا تعلیمی سال

ناشر
مرکز اھل السنۃ والجماعۃ
www.ahnafmedia.com

مرکز اصلاح النساء سرگودھا کا ترجمان

ماہنامہ

بناتِ اہلسنّت سرگودھا

جلد نمبر 7 | اگست 2016 | شمارہ نمبر 8

مدیر

مولانا محمد الیاس گھمن

معاون مدیر

مولانا محمد کلیم اللہ حنفی

بیرون ممالک

امریکہ، اسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور یورپی ممالک
35 ڈالر.....سالانہ

سعودیہ، انڈیا، متحدہ عرب امارات اور عرب ممالک
25 ڈالر.....سالانہ

ایران، بنگلہ دیش 20 ڈالر.....سالانہ

خط و کتابت کا پتہ

دفتر رسائل و جرائد
مرکز اہل السنّت والجماعت
87 جنوبی سرگودھا
mag@ahnafmedia.com

سرکولیشن منیجر
0332-6311808
صبح 8 تا 4 بجے شام

WhatsApp
+923062251253

آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے
www.ahnafmedia.com

قیمت فی شمارہ 20 روپے علاوہ ڈاک خرچ

سالانہ زرتعاون 300 روپے

ناشر مرکز اہل السنّۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

مدارس کا نیا تعلیمی سال تقاضے اور ذمہ داریاں.....5
اداریہ
خواتین کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں 8
ڈاکٹر مسرت جمال
ادب کا پھل 26
مفتی معاویہ اسماعیل
محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم !! 31
محمد عبداللہ
حفصہ کا شوہر 35
عماد الدین
ابا پاکستان تو میرا ہے !!.....37
پروفیسر مجیب ظفر
منتخب عوامی نمائندوں کے نام!!.....43
مولانا محمد کلیم اللہ حنفی
مثالی بیوی کیسے بنتی ہیں؟؟.....49
مختار احمد
اسلامی شناخت چھپانے کی ضرورت نہیں !! 56
واصل خان
آیئے ناران چلتے ہیں !! 59
افتخار احمد اعوان

www.ahnafmedia.com

درسِ قرآن

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيمًاO

"اور آپ کے رب نے حکم فرمادیا ہے کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو اور والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کیا کرو، اگر تمہارے سامنے دونوں میں سے کوئی ایک یا دونوں سن رسیدہ ہو جائیں یعنی بڑھاپے کی عمر کو جا پہنچیں تو انہیں "اف" تک بھی نہ کہو اور انہیں جھڑکو مت ان کے ساتھ بڑی نرم خوئی سے پیش آؤ۔"

(سورۃ الاسراء)

اسلام میں والدین کی خدمت اور ادب پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے ویسے تو والدین کا ادب ان کی خدمت و فرمانبرداری ہر حال میں ضروری ہے خواہ وہ عمر کے جس حصے میں بھی ہو تاہم بڑھاپے کی حالت کا تذکرہ بطور خاص کیا جارہا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ اس عمر میں جاکر ماں باپ بھی بعض مرتبہ چڑچڑے پن کا شکار ہو جاتے ہیں قویٰ ڈھیلے ہو جاتے ہیں، عقل و شعور میں کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے، طرح طرح کی بیماریاں انہیں لگ جاتی ہیں۔ اب ان کو راحت کی ضرورت پڑتی ہے جو ان کی خدمت سے پوری ہو سکتی ہے۔ اس لئے قرآن کریم میں والدین کا ادب، احترام، حسن سلوک اور اطاعت و فرمانبرداری کے احکام دیے گئے ہیں ساتھ ساتھ انسان کو اس کا بچپن بھی یاد دلایا گیا ہے کہ یاد کرو کبھی تم بھی ان کے محتاج تھے انہوں نے تمہاری پرورش کی تھی اب تم بڑے ہو گئے اور یہ تمہاری پروش کے محتاج ہو گئے ہیں۔ اس لیے ان سے حسن سلوک سے پیش آؤ۔۔۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

www.ahnafmedia.com

درسِ حدیث

حضرت مغیرہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الشکر نصف الایمان والصبر نصف الایمان و الیقین الایمان کله.

(بیہقی، شعب الایمان، 4 : 109، رقم:4448)

ترجمہ: صبر نصف ایمان ہے اور شکر نصف ایمان اور یقین پورا ایمان ہے۔

تشریح :

شکر اخلاقیات اور عبادات کا اہم ترین جزو ہے۔ اس کے بغیر تمام اعمال و عبادات بے حیثیت سے ہیں۔ شکر اپنے محسن کا دل و جان سے احسان مند ہونے کا اظہار ہوتا ہے۔ خوشی کے مواقع پر شکر ادا کرنا مومن کا شیوہ ہے۔ غافل انسان کسی بھی خوشی کو اپنا کمال تصور کرتا ہے جبکہ شکر گزار بندہ اسے اپنے رب کی عطا سمجھتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی نے انسان کو اس طرف توجہ دلائی ہے "اگر تم شکر ادا کرنے والے بن جاؤ اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ ہر حق کا قدر شناس ہے تمہارے اعمال سے باخبر ہے"

صحیح مسلم میں ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو کثرت سے عبادت میں مشغول رہتے۔ کثرتِ قیام کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک پر ورم آجاتا۔ سیدہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ تو اللہ تعالیٰ کے محبوب اور برگزیدہ بندے ہیں پھر آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

www.ahnafmedia.com

مدارس کا نیا تعلیمی سال

تقاضے اور ذمہ داریاں

اداریہ

شوال المکرم میں ملک بھر کے مدارس دینیہ میں نئے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریبات منعقد ہوتی ہیں۔ اس حوالے سے مرکز اہل السنت والجماعت 87 جنوبی سرگودھا میں بھی مؤرخہ 21 جولائی 2016 بمطابق 16 شوال المکرم 1437ھ کو افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ سرپرست مرکز اہل السنت والجماعت نے طلباء سے خطاب کیا۔ اس کا خلاصہ قارئین کی نذر ہے۔ ادارہ

بعد از خطبہ مسنونہ!

الحمد للہ! مرکز اہل السنت والجماعت سرگودھا میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ ملک بھر سے ہمارے مشن سے وابستہ ماشاء اللہ کافی تعداد میں طلباء کرام نے مرکز اہل السنت والجماعت سرگودھا کا انتخاب کیا ہے۔ اور یہاں مختلف تعلیمی شعبہ جات حفظ و ناظرہ، درس نظامی اور تخصص فی التحقیق والدعوۃ میں داخلہ لیا ہے۔ اللہ کریم آپ سب کا آنا اپنے کرم سے قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرمانے کے بعد اس کی ہدایت کے لیے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک محیط ہے۔ جبکہ انسانیت کا سلسلہ جوں کا توں ابھی باقی ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔

www.ahnafmedia.com

علماء؛ انبیاء کے وارث ہیں۔ وارث وہی کام کرے گا جو مورث کرتا ہے۔ مجموعہ نبوت کے بنیادی طور پر تین کام ہوتے ہیں: اشاعت دین، دفاع دیناور نفاذ دین اب علماء نے یہی تین کام کرنے ہیں۔ لیکن ان کاموں کو کرنے کے چار طریقے ہیں: تقریر، تحریر، مناظرہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔

اگرچہ ہر نبی نے یہ سارے طریقے اختیار نہیں فرمائے لیکن ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ مجموعہ نبوت سے مذکورہ چار طریقے ثابت ہیں۔ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تینوں کام چاروں طریقوں سے ثابت ہیں۔ یہاں یہ بات بھی بطور خاص یاد رکھنے کے قابل ہے کہ شریعت کا مفہوم بہت وسیع ہے جس کے اندر عقائد، اعمال، معاملات، اخلاق، معاشرت سب شامل ہیں۔

تقریر: اصحاب سیر نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر چڑھ کر کپڑا لہرایا، یہ علامت تھی کہ کوئی خاص بات کہنے کے لیے لوگوں کو جمع کرنا چاہتے ہیں اس لیے اس دن مکہ میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو نہ آیا ہو، یا وہ خود آیا یا پھر کسی کو اپنے نمائندے کے طور پر بھیجا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال میں پہلی مرتبہ ایسا کیا ہے ضرور کوئی خاص بات ہو گی۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میری قوم! میں نے تمہارے اندر چالیس سال گزارے ہیں تم نے مجھے کیسا پایا؟ وہاں پر موجود سب لوگ بیک زبان بول اٹھے جربنا غیر مرۃ ماوجدنا فیك الا صدقا۔ اے محمد ہم نے کئی بار تجھے آزمایا ہم نے تمہیں سراپا صداقت پایا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا۔ اگر یہ بات ہے تو تم میری دعوت کو قبول کرو۔ یہ نبی کا پہلا طریقہ تھا جو کہ تقریر کے ذریعے تھا۔

تحریر: تحریر کا ثبوت خود قرآن کریم میں موجود ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام

www.ahnafmedia.com

نے ملکہ صباء کے نام لکھا۔خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط احادیث و سیرت کی کتابوں میں بکثرت ملتے ہیں۔ جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ دین کی محنت تحریر کو کتنا دخل ہے۔یہ نبی کا دوسرا طریقہ ہے۔

مناظرہ: مناظرہ دین کا اہم ترین حصہ ہے ۔ قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود سے مناظرہ مذکور ہے۔الم تر الی الذی حاج ابراھیم فی ربہ۔ علامہ نسفی رحمہ اللہ نے تفسیر مدارک میں لکھا ہے کہ مناظرہ اگر گناہ ہوتا تو نبی کبھی نہ کرتے اس حوالے سے سورۃ آل عمران کا شان نزول دیکھ لیا جائے جس کے پس منظر میں نفس مناظرہ کا ثبوت موجود ہے۔یہ نبی کا تیسرا طریقہ ہے۔

جہاد: وکاین من نبی قاتل۔سابقہ انبیاء نے بھی جہاد کیا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی جہاد کا حکم دیا گیا۔یا ایھا النبی جاھد الکفار والمنافقین۔ آپ کی سیرت میں آپ کے عملی جہاد کا ذکر کثرت کے ساتھ ملتا ہے میرے نزدیک جہاد کا تعلق دلائل سے کم؛غیرت سے زیادہ ہے۔یہ نبی کا چوتھا طریقہ ہے۔

اشاعت دین والے کام کے لیے فضائل والی محنت ہو رہی ہے۔ دفاع دین کے لیے دلائل والی محنت ہم کر رہے ہیں اور نفاذ دین کے لیے مجاہدین اسلام محنت کر رہے ہیں۔ ایک بات اچھی طرح سن لیں: پاکستان کے اندر جہاد کے نام پر عسکریت پسندی، تخریب کاری اور دہشت گردی کی قطعاً گنجائش موجود نہیں۔اور جو لوگ یہ کام کر رہے ہیں وہ پاکستان کے دشمن اور اسلام کی غلط تصویر پیش کر رہے ہیں۔

مرکز اہل السنت والجماعت سرگودھا خالص تعلیمی ادارہ ہے اور تعلیم ہی سے متعلقہ امور سرانجام دے رہا ہے۔اس لیے اس ادارے میں اصلاح عقائد واعمال، تعلیم وتربیت، اخلاق وسلوک اور اسلامی تہذیب وتمدن کا درس دیا جاتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

خواتین کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں

ڈاکٹر مسرت جمال

اللہ کا ہمیشہ بنی نوع انسان پر یہ احسان رہا کہ وہ اسکی ہدایت وراہنمائی کا انتظام کرتا رہا۔ قرآن عظیم ان انتظامات کی کڑیوں مین سے ایک ایسی مضبوط ؛کڑی ہے جو رہتی دنیاتک لوگوں کوروشنی فراہم کرتا رہے گا۔ قران شاہد ہے کہ:

ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی أقوم (۱)

قرآن کریم سچائیوں پر مبنی علوم کی ایک ایسی درس گاہ ہے جو تمام نسل آدم کو دُنیا میں امن و سکون اور ترقی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت کے دائمی نقصانات اور تکالیف سے بچنے اور محفوظ رہنے کے طریقے بھی بتاتی ہے یہ ہدایت ہے، نور مبین، حبل متین ہے جس نے اس کے سوادوسری کتاب سے طلب کیاوہ حکم الٰہی سے گمراہ ہوا۔

یہ احکام کی تربیت گاہ ہے جو اپنے سیکھنے والوں کی ایسی راہنمائی کرتی ہے کہ انہیں غلامی سے سرداری، دشمنی سے دوستی، تکبر سے عاجزی، جنگ سے امن، نفرت سے محبت، اندھیرے سے روشنی اور سب سے بڑھ کر عدم کو وجود عطا کرتی ہے۔

یہ کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ نظامِ کائنات کو فاطرِ کائنات نے اس اصول پر بنایا ہے کہ اس کے تمام اجزاء وعناصر ایک دوسرے کے لئے محتاج اور محتاج الیہ بن گئے۔ ان میں سے ہر ایک کسی پہلو سے ناقص اور کسی پہلو سے مستغنی ہے۔ ہر ایک کسی اعتبار سے مطلوب اور کسی اعتبار سے طالب بھی ہے اور اپنی باہمی سازگاری اور تعاون سے یہ اپنے اپنے خلا کو بھرتے اور اپنے اپنے نقص کی تلافی کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو یہ دعویٰ کرنے کا حق نہیں ہے کہ اس نظامِ کائنات میں جو مقام اس کا ہے کسی دوسرے کا

www.ahnafmedia.com

نہیں ہے یا جو مقصد اس کے ذریعے سے پورا ہو رہا ہے وہ کسی درجے میں اور کسی نوعیت سے اس مقصد سے ارفع ہے جو دوسرے کے ذریعے سے پورا ہو رہا ہے (۲)۔

ٹھیک اسی اصول پر عورت اور مرد، دونوں مساوی ہیں لیکن دونوں کے عمل اور حدود الگ الگ ہیں۔ معاشرے کا حفظ و بقاء اسی میں مضمر ہے کہ دونوں کو یکساں عزت و احترام کا مستحق سمجھا جائے، دونوں کی ذمہ داریوں اور حقوق اپنے اپنے میدان میں مساوی سمجھے جائیں۔ ان میں سے کسی ایک کی برتری کا احساس دوسرے کی کہتری کا سبب بن سکتا ہے جبکہ قرآن نے دونوں کے میادین کی تعیّن کر دی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور اس حقیقت میں مرد و عورت، دونوں میں سے کسی کے لئے بھی کوئی ہیٹے پن اور حقارت کا پہلو نہیں۔ ان میں سے ہر ایک بعض کاموں کے لئے موزوں اور بعض کاموں کے لئے ناموزوں ہے۔

عادلانہ طرزِ تفکر جو کہ مذہبی ثقافت اور قرآنی تدبر سے عبارت ہے۔ وہ عورت کی اصل اور جوہر وہی انسانی جوہر ثابت کرتا ہے جو مرد میں ہے۔ اس لحاظ سے عورت انسانی معاشرے میں اپنے مختلف پہلوؤں کی بناء پر ایک اہم اکائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسلام نے ہمیشہ عورت کی قدر و منزلت پر بھرپور توجہ دی۔ اس کی بہترین تربیت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

خواتین کو درپیش مشکلات کا حل، ان کی پس ماندگی کا خاتمہ اور انہیں ان کا حقیقی معاشرتی مقام و مرتبہ دوبارہ واپس لانے کا مسئلہ جتنا اہم ہے اس قدر وہ نہایت ہی گہرا اور نازک بھی ہے۔ اس ضمن میں معمولی سی لاپرواہی یا اسے سادہ و آسان سمجھنا ایک ناقابل تلافی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ موجودہ انسانی معاشروں میں "عورتوں" کے بڑھتے ہوئے مسائل کی اصل وجہ ان کے بارے میں مذہبی ثقافت کے سانچے میں ڈھلے ہوئے صحیح اور حقیقی تفکر کا فقدان ہے اور ان مشکلات کا

www.ahnafmedia.com

مشترک سبب ایک فکری بحران ہے، عورت کی شخصیت کی پہچان ایک شعور بھی ہے اور تفکر و معرفت کا ایک ذریعہ بھی۔ قرآن و حدیث کی نظر میں عورت وہ افضل و برتر وجود ہے جو خود کو بھی اور پورے معاشرے کو بھی سعادت اور نیک نامی کے ساتھ ساتھ عظمت و نیک بختی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے۔ قرآن کی نگاہ میں یہ عورت ہی ہے جو براہ راست اپنی موجودگی سے بیوی کے شایانِ شان کردار اور بچوں کی صحیح تربیت کے ذریعے انسانیت کے مستقبل کی سمت کے تعین میں سنگ میل ثابت ہو سکتی ہے(۳)۔

قرآن مجید نے عورت کو ذلت و رسوائی کی پستیوں سے نکال کر عزت و احترام کا وہ بلند مقام بخشا جو اس کی اصل اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ احکام دین کی بجا آوری میں اجر و ثواب کے اعتبار سے مرد و عورت کی کوئی شرط نہ رکھی، کوئی حد یا میدان مقرر نہ کیا کیونکہ دونوں کے ساتھ کامیابی اور جنت کا وعدہ ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:

"وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّالحاتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُوْمِنٌ فَاولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ"(۴)۔

پھر اسی مفہوم کو مختلف الفاظ کے ساتھ کئی آیات میں بیان کیا جیسے:

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُوْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنّه حَيٰوةً طَيِّبَةً"(۵)

"وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى وَهُوَ مُوْمِنٌ فَاولٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ"(۶)

"وَعَدَ اللهُ الْمُوْمِنِيْنَ وَالْمُوْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِىْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللهِ اَكْبَرُ ط

www.ahnafmedia.com

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمَ "(۷)۔

اس کے علاوہ الرعد، الزخرف، الفتح، الحدید الاحزاب، محمد، البقرۃ، القصص، ال عمران میں اس کے لئے اجر و کامیابی کا وعدہ کیا ہے(۸)۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کامیابیوں تک کیسے رسائی حاصل کی جائے؟ ان کے حصول کا طریقہ کار کیا ہو؟ اس گتھی کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود ہی سلجھا دیا۔ ان مقامات تک پہنچنے کے تمام طریقے اور ان طریقوں کو اختیار کرنے کے تمام مراحل خود ہی متعین کر دیئے۔ اس کے لئے باقاعدہ تربیتی منہج مقرر کر کے اسے ایک مکمل اور جامع لائحہ عمل دے دیا اور اس لائحہ عمل کی تطبیق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی صورت میں عطا کر دی۔

قرآن عورت کی تربیت کس کس انداز سے کرتا ہے اور کہاں کہاں اس کے لئے راہیں متعین کرتا ہے اس کی وضاحت ملاحظہ ہو۔

تربیت:

لغت میں تربیت ربَّی یُرَبِّی تُرْبِیَّۃً وربیّت فلاناً تربیۃ مصدر ہے باب تفعیل سے، جس کے معنی "بچہ کی پرورش کرنا' پالنا' مہذب بنانا ہیں(۹)۔ اور اصطلاح میں اس سے مراد انسان کے اندر کچھ خاص افکار و خیالات کا بیج بو دیا جائے، اور اس کے جذبات و میلانات کو ایک خاص رخ عطا کیا جائے۔ اس طور پر کہ کچھ مخصوص رجحانات کی آبیاری ہوسکے اور اس کے اخلاق و کردار ایک مخصوص سانچے میں ڈھل جائیں(۱۰) دور جاہلیت مین بدوی عورت کو خاص طور بر منتخب کیا جاتا تاکہ بچہ کی پرورش اسکی گود میں ہو(۱۱)۔

تربیت دراصل دعوت کی تیاری ہے کیونکہ قرآن اس دعوت کا داعی اور اس

www.ahnafmedia.com

تربیت کا مربی ہے۔ لہٰذا وہ اپنی تربیت کا سب سے عظیم نمونہ ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں عطا کرتا ہے۔ جن کو نہ صرف قرآن " اسوۂ حسنہ " گردانتا ہے بلکہ تمام عالم اس حقیقت کا معترف ہے کہ قرآن کی تربیت سے پرورش پانے والی یہ ہستی قیامت تک کیلئے تمام لوگوں کے لئے ایک بہترین اخلاقی نمونہ ہے۔

تربیت میں قرآن کا طرز عمل انتہائی حد تک فطری اور نفسیات کے عین مطابق ہے۔ قرآن نے ہر دو اصناف آدم مرد و عورت کی اپنے اپنے دائرہ عمل میں بہترین تربیت کی، اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عورت کی تربیت کس نہج پر کرتا ہے۔ کیونکہ وہ انداز گفتگو سے لے کر ہر طرح کے معاملات میں قدم قدم پر اس کی اصلاح کرتا ہے۔ اس کی راہنمائی کرتا ہے۔ اس کی سوچ و فکر کی تثقیف کرتا ہے۔ اس کے کردار و افعال کی حفاظت کرتا ہے۔ اسے شرور و آفات سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔ تربیت کا سب سے پہلا مرحلہ:

عقائد کی ثقافت:

قرآن کی سب سے پہلی کوششیں عقائد کی صفائی ہے۔ اس لئے وہ عورت سے بھی سب سے پہلا عہد یہی لیتا ہے کہ "لَا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا" (۱۲)

جب عقیدۂ توحید راسخ ہو جائے تو باقی معاملات خود بخود درست ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی قبول اسلام کے ضمن میں پہلا عہد عقیدہ توحید پر لیتے تھے (۱۳)۔ کیونکہ یہی وہ بنیاد ہے جو معاشرے کو درست سمت عطا کرتی ہے۔ اس کے بعد معاملات کی طرف قدم بڑھایا جاتا ہے کہ:

چوری سے اجتناب:

"وَلَا یَسْرِقْنَ" (۱۴) کے کلمات سے ہر قسم کی جانی و مالی چوری سے اجتناب

www.ahnafmedia.com

کا عہد لیا جاتا ہے۔ تاکہ معاشرہ اخلاقی برائیوں سے نجات پا سکے۔

زنا سے اجتناب:

زنا سے مکمل طور پر بچنا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا اجتماعی جرم ہے جو نسلوں کو برباد کرتا ہے۔ اس لئے "وَلَا يَزْنِينَ" (۱۵) کا حکم لگا کر اسے ہر قسم کے زنا سے روک دیا گیا ہے۔ تاکہ اسے قلبی و فکری طہارت کے ساتھ ساتھ جسمانی پاکیزگی بھی حاصل ہو سکے۔

قتل سے اجتناب:

اولاد کے قتل سے روکنے کیلئے چاہے وہ "خَشْية إملاق" ہو (۱۶) یا "خشية العمران" (۱۷) ہو، سختی سے روک دیا گیا ہے۔ کیونکہ کسی جان کو بغیر کسی جرم کے قتل کرنا حرام ہے۔ فرمادیا گیا:

وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ (۱۸):

گویا قرآن وہ اخلاقی تربیت گاہ ہے جس نے ہر قسم کے قتل اولاد پر آج سے ۱۵ سو سال پہلے پابندی لگا دی تھی تاکہ وہ بعد کے جدید ادوار میں بھی ناجائز طریقوں کو بروئے کار لا کر نسل انسانی کا خاتمہ نہ کر پائے۔

بہتان تراشی:

بہتان تراشی چونکہ ایک گھناؤنا جرم ہے اسلئے اسلام نے اسے کبائر میں شامل کر کے شدید نفرت دلائی ہے اور کھلے الفاظ میں کہہ دیا کہ: "ولا يأتين ببهتان يفترينه بين أيديهن وأرجلهن" (۱۹)

ان عقائد و معاملات پر ان سے عہد لینے کے بعد قرآن تربیت کے مزید مدارج طے کرواتا ہے۔ اسے ایک سنجیدہ انداز زندگی عطا کرتا ہے۔ تاکہ وہ لوگوں کے

www.ahnafmedia.com

ساتھ تعلقات کے قیام میں محتاط رہے۔ کیونکہ اسے معاشرے میں اپنی بقا کیلئے لوگوں سے کسی نہ کسی مقام پر ضرور آمنا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس صورت حال کا مقابلہ اسے کیسے کرنا ہوگا اسے قرآن بہت ہی خوبصورت انداز میں پیش کرتا ہے:

بناؤ سنگار کی ممانعت:

قرآن عورت کو ضرورت کے پیش نظر گھر سے باہر نکلنے کی اجازت تو دیتا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ ہر ممکن خطرات سے بچاؤ کی تدابیر بھی کرتا ہے۔ وہ اس بات کی سختی سے مذمت کرتا ہے کہ عورت گھر سے باہر بن سنور کر نکلے اور نہ صرف خود کو بلکہ پورے اسلامی معاشرے کو خطرات سے دوچار کرے۔ لہٰذا تربیتی انداز سے راہنمائی کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ''وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى''(۲۰)۔

جیسے کہ ظہور اسلام سے قبل عورتوں میں بن سنور کر بازاروں میں گھومنے کی عادت تھی۔ لہٰذا اسلام نے اس عادتِ قبیحہ کے خلاف واشگاف الفاظ میں علم جہاد بلند کر کے عورت کو عزت و احترام کا لباس بنایا۔

افسوس صد افسوس کہ آج اسلامی معاشرے کی اخلاقی حالت پھر اس مقام پر پہنچ چکی ہے کہ تربیت کے اس حکم کو ذکرِ زبان زدِ خاص و عام کیا جائے تاکہ خواتین میں بناو سنگھار کی عادت ختم کی جاسکے۔

نگاہ کی پاکیزگی:

قرآن نے عورت کی تربیت کے مراحل میں ایک ایک نکتہ پر گہری نظر رکھی ہے لہٰذا اس چھوٹے سے چھوٹے سوراخ کو بھی بند کر دیا جو معاشرتی فساد کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ چونکہ عورت ضرورتاً گھر کی چار دیواری سے بازار کے ماحول میں قدم رکھتی ہے اور وہاں جگہ جگہ شیطان گھات لگا کر بیٹھا ہے لہٰذا بہت ہی مفکرانہ

www.ahnafmedia.com

انداز میں عورت کو حکم دیتا ہے کہ ''یَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ'' جیسے کہ مرد کو جائز نہیں کہ وہ عورت کو دیکھے، اسی طرح عورت کو جائز نہیں کہ وہ مرد کو دیکھے (۲۱)۔

غض بصر کی تعمیل کے ساتھ ہی ذہنی و قلبی خطرات کا سدِّباب ہو جاتا ہے۔ اس وقت معاشرے میں خواتین کو جو مسائل درپیش ہیں۔ اُن میں ایک بڑا مسئلہ اسی نگاہ کی پاکیزگی کے اہتمام کا فقدان ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ سماجی مسائل دن بدن جنم لے رہے ہیں۔ جن کو قابو کرنا مشکل ہو رہا ہے اور اس کی اصل وجہ قرآن کے اس پیغام سے روگردانی ہے۔ کچھ شک نہیں اگر خواتین نگاہ کی پاکیزگی کا اہتمام کر لیں تو معاشرے کے آدھے مسائل خود بخود حل ہو جائیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خود اللہ تعالیٰ قٰصِرَاتُ الطَّرفِ کو پسند فرماتا ہے۔ حورانِ جنت کی تعریف بھی انہی الفاظ سے کی گئی ہے۔

عفت و حیاء:

قرآن عورت کی تربیت حیاء کے اُن خطوط پر کرتا ہے جو عورت کو ایک من پسند قابل احترام ہستی بنا دیتے ہیں۔ ہر اُٹھنے والی بے راہ رو نگاہ ان کے احترام میں جھک جاتی ہے وہ ''وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلاَ يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ''(۲۲) کے الفاظ کے ساتھ عورت کو ایک ایسی پاک دامن اور باحیا تصویر فراہم کر دیتا ہے جو نہ صرف اسلامی معاشرے کے لئے بلکہ دوسری تہذیبوں کے لئے بھی ایک قابل ستائش پیکر ہے۔

معاشرے کی گرتی ہوئی اخلاقی حالت اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ عورت نے اپنے مربی کے پیغام کو بھلا کر خود کو ایک ایسا سجاوٹی سامان (show piece) بنالیا ہے جو نگاہ کو تو خیرہ کر سکتا ہے لیکن گھر کی زینت نہیں بنایا جا سکتا۔ کیونکہ عفت و حیا ایک ایسا زیور ہے جو نہ صرف عورت کو حسن عطا کرتا ہے بلکہ اس کے وقار

www.ahnafmedia.com

میں اضافہ بھی کرتا ہے۔

باوقار چال:

عورت پر قرآن کی کرم نوازیاں دیکھنے کے قابل ہیں۔ انتہائی محبت سے اس کے قدم رکھنے کے انداز کو بھی وضع کرتا ہے کہ ایسا نہ ہو یہ نازک آبگینے ٹوٹ جائیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ جس وجود کو شیطانی نگاہوں سے محفوظ رکھنے کیلئے جو احتیاطی اقدام اُٹھائے جارہے ہیں۔ وہ ظاہر نہ ہو جائے لہٰذا اپنے تربیتی منہج میں سے ایک اور عمل نجات مرحمت فرماتے ہوئے کہتا ہے: ''وَلاَ یضرِبْنَ بِاَرْجُلِھِنَّ لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِھِنَّ''(۲۳)

چلتے ہوئے قدم دھیرے دھیرے رکھو۔ زور سے یا چھلانگیں لگا کر بازاروں سے نہ گزرو۔ ایک تو دیکھنے میں نگاہ کو بُرا لگتا ہے اور دوسرے وہ اسرار آشکارہ ہونے کا احتمال ہوتا ہے جن کی پوشیدگیوں کی خاص کوشش کی گئی۔ عورت کی نازکی کا جو اہتمام اس آیت میں ہے۔ انسانی عقل اس کا ادراک نہیں کرسکتی۔ قرآن چاہتا ہے کہ عورت کے قدموں کی چاپ بھی کسی کان میں جانے نہ پائے گویا عفت وحیاء کے قیام کے اہتمام میں انتہا کردی۔

اندازِ گفتگو:

قرآن کی شان دیکھئے کہ وہ کس انداز سے کائنات کے اس حسین وجود کی تربیت کرتا ہے۔ ایک معصوم بچے کی طرح پیار و محبت سے اُسے بات کرنے کا طریقہ سکھاتے ہوئے سمجھاتا ہے کہ جب بوقت ضرورت صنفِ مخالف سے بات کرنی پڑی تو ''فَلاَ تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ''(۲۴)۔

گفتگو میں لوچ اور نزاکت پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں بلکہ سیدھے

www.ahnafmedia.com

سادھے الفاظ میں اصل بات کہہ کر گفتگو ختم کی جائے تاکہ جنس مخالف کو کسی قسم کا شیطانی خیال دل میں نہ گزرے اور وہ کوئی اُمید لگا کر نہ بیٹھ جائے۔

آج خواتین جس ناز و ادا سے مردوں سے محو گفتگو رہتی ہے وہ اخلاقی گراوٹ کے اسباب میں سے ایک ایسا عظیم سبب ہے جو معاشرے کو پستیوں کی اس دلدل میں دھکیل دیتا ہے جہاں سے نکلنا ناممکن ہوتا ہے۔

پردہ:

قرآن وہ مربی ہے جو اپنی تربیت گاہ میں تیار ہونے والوں کی ایک ایک نقل و حرکت کو نظر میں رکھتا ہے۔ خالقِ کون و مکان نے اپنی اس آخری سماوی کتاب کو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے ایک ایسا مرقع نور بنادیا ہے کہ جس کی ضیاء پاشیوں سے لوگ قیامت تک راہنمائی پاتے رہیں گے۔ اس عظیم مرتبت کتاب نے پردہ اور حدودِ پردہ متعین کرکے عورت کو گھر کے اندر اور گھر سے باہر دونوں جگہ بھرپور تحفظ فراہم کرتے ہوئے فرمایا:

''یُدْنِیْنَ جَلَابِیْبِہِنَّ''(۲۵) اور پھر اُن محرموں کی پوری فہرست فراہم کردی جن کا داخلہ گھر کے اندر ہونے کی صورت میں ہر ممکنہ خطرات سے بچنے کے لئے اُن سے پردے کا حکم دے دیا گیا تاکہ وہ ہر طرح کے شیطانی خطرات سے محفوظ رہ کر پوری تندہی سے اپنی خدمات سرانجام دے سکے۔ صرف ان مذکورہ اشخاص کے سامنے وہ اپنی آرائش کا اظہار کرسکتی ہے:

''بُعُوْلَتِہِنَّ أَوْ اٰبآئِہِنَّ أَوْ اٰبآء بُعُوْلَتِہِنَّ أَوْ أَبْنَائِہِنَّ أَوْ أَبْنَاء بُعُوْلَتِہِنَّ صلی اللہ علیہ وسلم الخ''(۲۶)

آج ہم خواتین قرآن کے ان احکام سے جس طرح غافل ہیں اس کی مثال

www.ahnafmedia.com

امتِ مسلمہ کی تاریخ میں نہیں ملتی اور ہم آج جن اخلاقی فسادات کی زد میں ہیں اس کا سدِّباب قرآن کے اس پیغام پر عمل کے سوا دوسرے کسی راستے کو اختیار کرنے میں نہیں۔ اگر اب بھی اس پیغام کو نہ سمجھا گیا تو گزشتہ امتوں کی طرح ایک قصہ پارینہ بن کر رہ جائیں گے کوئی ہم پر آنسو بہانے والا بھی نہیں ہو گا۔

تمسخر کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ نے تمام اولادِ آدم کو اشرف المخلوقات کے درجے پر فائز کر کے اُسے سب سے اکرم بنادیا اور اس بات کی سختی سے مذمت کی کہ کوئی کسی کو حقیر نہ جانے اور نہ کوئی کسی کا مذاق اُڑائے۔ کیونکہ یہ عمل اللہ کے ہاں انتہائی حد تک ناپسندیدہ ہے؛ فرمایا: "یآیھا الذین اٰمنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منھم ولا نسآء من نسآء عسی ان یکنّ خیراً منھنّ"(۲۷)۔

روحانی و اخلاقی تربیت کے بعد قرآن عورت کو عائلی ذمہ داریاں تفویض کرتا ہے۔ تاکہ قرآن کی درس گاہ سے تربیت حاصل کرنے کے بعد وہ معاشرے کا ایک فعّال رکن بن سکے۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: "الدنیا متاعٌ و خیرُ متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ"(۲۸)

جس دین میں عورت دُنیا کی بہترین نعمت ہو اس میں بھلا یہ کیونکر برداشت کیا جاسکتا ہے کہ اُسے ایک بے کار پرزہ سمجھ کر نظر انداز کیا جائے۔ بلکہ یہ سوال اُٹھتا ہے کہ "نیک عورت بہترین پونجی، کیوں ہے؛ اگر غور کیا جائے تو یہ مسلمہ حقیقت خود بخود منکشف ہو جاتی ہے کہ گھر کا تمام نظام اس کے دم سے منظم ہے۔ شوہر کی تسکین اور بچوں کی تربیت جیسے اہم امور اسی کی کاوشوں سے انجام پاتے ہیں۔ قرآن سے تربیت پانے والی خواتین کی ذمہ داریاں اور ان کا مقام بھی قرآن ہی متعین کرتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

ماں:

ماں کو قرآن نے انتہائی اہم ذمہ داری سونپی ہے ایک تو وہ جسمانی طور پر اولاد کا بوجھ اُٹھائے پھرتی ہے اور درد پر درد اُٹھائے اسے جنم دیتی ہے۔ پھر اس کی رضاعت کرتی ہے اور سب سے اہم فریضہ جو نسلوں کی اَبیاری کرنا ہے وہ تربیت کا ہے اور اسلام نے ماں کی گود کو پہلا مدرسہ قرار دے کر تربیت کے فریضہ کو اور حساس بنادیا ہے۔ تربیت کی ذمہ داری ماں کو سونپی بھی اس لئے گئی ہے کہ اس کے اندر وہ حوصلہ، صبر، برداشت پیدا کر دی گئی ہے جو اولاد کی تربیت کے لئے ضروری ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اُسے کفالت کی ذمہ داریوں سے بری الذمہ قرار دیکر مکمل طور پر یکسو ہو کر اولاد کی تربیت کر سکے اور اولاد کو اس کی اطاعت کا حکم دیا کہ:

''اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عقوق الامھات''(۲۹)۔ پھر فرمایا: ''وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا''(۳۰)۔

اور ان کی جانب سے ہر قسم کے رویے پر صبر کرنا اور ان کے ساتھ سختی کرنے سے روکا گیا حتی کہ فرمایا:

''فَلاَ تَقُل لّھُمَا اُفٍّ وّلاَ تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَھُمَا قَوْلاً کَرِیْمًا''(۳۱)۔

اور اُسے اولاد کے لئے اُس مقام پر فائز کر دیا جس پر عظمتوں کی انتہاء ہو جاتی ہے یعنی ''اَلْجَنَّۃُ تَحْتَ اَقْدَام الْاُمَّھَاتَ''(۳۲)۔

بیوی:

بیوی کو اسلام نے شوہر کی امین بنادیا ہے کہ وہ میاں کی موجودگی اور عدم موجودگی ہر دو صورتوں میں اس کے مال اور عزت کی حفاظت کرے گی۔ کیونکہ ''ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ''(۳۳) کے مطابق دونوں ایک دوسرے کا

www.ahnafmedia.com

لباس ہیں اور دونوں لے لئے اس لباس کو ہر غلاظت و گندگی سے پاک رکھنا ہے اور عورت کے لئے مرد کو بہترین معاشرت کا حکم دیا ہے کہ ''وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْف''(۳۴)۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہترین شوہر اور امہات کو بہترین ازواج کی ایک جیتی جاگتی تصویر پاتے ہیں۔ آپ کا فرمان ہے:

''خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی''(۳۵)

گھریلو ناچاکی یا غلط فہمیوں کی صورت میں اختلاف پیدا ہونے کا احتمال رہتا ہے۔ لہٰذا اس صورت میں عورت کو قدم قدم پر سوچنے، اپنی اصلاح کرنے اور بُرائی سے بچنے کا موقع فراہم کیا اور انتہائی تدریجی انداز میں جیسے کہ قرآن کا طریقہ کار ہے اُسے میاں کے ساتھ رہنے کی تلقین کی ہے الا کہ حالات ناگزیر ہو جائیں۔

نشوز کی صورت میں اس کے لئے انتہائی نرم انداز اختیار کیا ہے کہ: ''واللّٰتی تخافون نشوزھنّ فعظوھنّ . . . .''(۳۶)

یعنی جہاں تک ممکن ہو سمجھوتہ کرے کیونکہ جدائی کی صورت میں بہت سے گھرانے مصائب سے گزریں گے۔ لیکن اگر صلح کی کوئی صورت نہ بن پائے بلکہ مزید بگاڑ کا خدشہ ہو تو پھر تفریق کو ترجیح دی کہ :''و ان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعتہ وکان اللہ واسعا حکیما ''(۳۷)

باوجود یہ کہ شارح قرآن نے واضح الفاظ میں طلاق کو حلال چیزوں میں مبغوض ترین چیز قرار دیا ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''أبغضُ الحلال الی اللہ الطلاق''(۳۸)۔

اور یہ صرف اس صورت میں ہے کہ ہر دو فریق صلح کے تمام طریقے آزما چکے ہوں اور سمجھوتے کی کوئی صورت ممکن دکھائی نہ دیتی ہو تو اس میں اللہ کی

www.ahnafmedia.com

وسعتوں پر تکیہ کر کے فیصلہ کیا جائے گا۔ جیسے کہ ہم تاریخ میں ایسے بین واقعات پاتے ہیں جہاں دونوں فریق کی طلاق کی صورت میں اللہ نے انہیں بہترین ساتھی عطا فرمائے(۳۹)

اس کے علاوہ عورت کے لئے موقع محل کی مناسبت سے تربیتی منہج کے مطابق وقتاً فوقتاً احکام نازل ہوتے رہے تاکہ معاشرے میں نسلوں کی آبیاری ایسے ہاتھوں سے ہوسکے جو امت کو وہ تربیت گاہ فراہم کر سکیں جو خالصتاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سائے میں پروان چڑھی۔ ان میں چند ایک ماؤں کی مثالیں پیش ہیں۔

امہات المؤمنین:

قرآن کا پہلا بہترین مدرسہ جس کی تربیت شارح قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے کی وہ زوجات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہوں نے امت کی جس طرح تربیت کی تاریخ عالم ان کی مثال لانے سے قاصر ہے۔ انہوں نے خود بھوکے رہ کر دوسرے کو کھلایا۔ اپنے ہاتھوں کی کمائی سے صدقات دیجئے(۴۰)اور جب دُنیا کی طرف معمولی سا میلان ظاہر کیا تو فوراً حکم ہوا۔"اِن کُنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلاً"(۴۱)۔

اس آیت کے نزول کے ساتھ ہی زوجات النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اپنی معمولی خواہشات سے بھی برأت ظاہر کر دی تاکہ وہ امت کے لئے شرمندگی کا سبب نہ بنیں۔ جن بیبیوں نے ایسی تربیت پائی ہو۔ بھلا وہ امت کی بہترین مائیں ثابت نہ ہوں گی تو کون ہو گا؟

صحابیات و تابعیات:

قرآن کی تربیت کا نظارہ صحابیات کے ہاں عجیب منظر پیش کرتا ہے۔ ماں کی

www.ahnafmedia.com

آنکھوں کے سامنے اس کے جگر گوشے جام شہادت نوش کرتے ہیں۔ لیکن اس ماں کی ہمت و حوصلہ دیکھنے کے قابل ہے جب وہ ان کی لاشوں کو سولی پر لٹکے پاتی ہے تو کہتی ہے یہ "شہسوار ابھی تک سواری سے نہیں اترا" (۴۲)۔

ان ماؤں (۴۳) ، بہنوں اور بیٹیوں کو قرآن نے صراط مستقیم کی جانب جو رہنمائی دی اور پھر نسلوں کی تربیت کا منصب جس طرح ان کے ہاتھ میں دیا کہ انہیں نمونہ بنادیا۔ اُسے قلم رقم کرنے سے قاصر ہیں۔ کیونکہ ان کا مربی قرآن ہے اس لئے قرآن نے اپنے شارح کے سائے میں وہ منارہ نور تیار کیے ہیں کہ خود قرآن ان کے درجات متعین کرتا ہے کہ:

"فاستجاب لهم ربّهم انّي لا اضيعُ عمل عاملٍ منكم من ذكرٍ أو انثى بعضكم من بعض فالذين هاجروا واخرجوا من ديارهم و اوذوا في سبيلي وقتلوا لاكفرنّ عنهم سيئاتهم ولا دخلتهم جنّٰت تجري من تحتها الانهار ثوابا من عندالله ط والله عنده حسن الثواب". (۴۴)۔

گویا کہ قرآن وحدیث کردار سازی کی ایک ایسی تربیت گاہ ہے جو امتوں کی تعمیر میں انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے اور اپنے تربیت یافتہ کو نہ صرف معاشرے میں فخر سے جینا سکھاتی ہے بلکہ زندگی کے ہر مرحلے میں اسے کافی وشافی بھی ہوتی ہے۔

حواشی و مراجع:

القرآن۔

۱- الإسراء: ۹-، أنظر للتفسير: اعراب القرآن وبيانه : محي الدين الدرويش : ۳۲۸/۴. اليمامه للطاعة والنشر والتوزيع . دار ابن كثير. للطاعة والنشر والتوزيع

www.ahnafmedia.com

. ۱۹۹۹م ۱۴۱۹ھ۔

۲- اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام: اَمین اَحسن اصلاحی: ص:۸۷۔ فاران فاؤنڈیشن۔لاہور، پاکستان۔

۳- مسلمان عورت نمونۂ عمل:دفترثقافی نمائندہ اسلامی جمہوریہ ایران،اسلام آباد، ص:۸،۷۔ طبع:اکتوبر۱۹۹۷۔

۴- النساء: ۱۲۴، اَنظر للتفسیر: تفسیر الرازی، عبد الرحمن بن محمد: ۴/۱۰۷۲،مکتبہ نزار مصطفی باز۔

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ. ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷-

۵- النحل: ۹۷ ، اَنظر للتفسیر: فی ظلال القرآن ، سید قطب : ۴/۱۲۹۳،دار الشروق ,بیروت. ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۲م-

۶- المؤمن: ۴۰۔ اَنظر للتفسیر:صفوۃ التفاسیر: محمد علی االصابونی:۳/۱۰۲-

دار القرآن القرآن الکریم۔بیروت، ۱۴۰۲ھ / ۱۹۸۱م-

۷- التوبۃ: ۷۲ ،۲۳، ۷۰، ۵، ۱۲، ۷۳، ۳۵، ۱۹، ۲۲۸، ۷، ۱۹۵-

۸- تفسیر ابن کثیر: عماد الدین بن کثیر: ۲/ ۳۶۶ ، شمع بک ایجنسی، یوسف مارکیٹ اردو بازار،لاہور۔ ۴۰۰۲

۹- لسان العرب: ابن منظور، أبو الفضل جمال الدین :۱۴/۳۰۷. دار صادر بیروت ۔ ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۸م-

۱۰- فطری تربیت کے اہم تقاضے: ڈاکٹر یوسف القرضاوی، ص:۲۹۷، اسلامک پبلشرز لمیٹڈ،لاہور۔

۱۱- التربیۃ الاسلامیۃ وفلاسفتہا: محمد عطیہ الابراشی:ص:۷. مطبعۃ عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاہ بمصر، ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵م۔

۱۲- الممتحنۃ: ۱۱، اَنظر للتفسیر: اَحکام القرآن:مولانا محمد ادریس کاندہلوی:۵۔۴/۵۸۔

۱۳- سیر الصحابیات:مولانا عبد الحلیم الندوی، ادارۃ اسلامیات: ۶/۱۱۷، انار کلی لاہور. پاکستان.

۱۴- الممتحنۃ: ۱۱، اَنظر للتفسیر: اَحکام القرآن:مولانا محمد ادریس کاندہلوی:۵۔۴/۵۷۔

www.ahnafmedia.com

۱۵- الجامع لأحکام القرآن :القرطبی ,محمد بن أحمد الانصاری :۹/۷۲۔ انتشارات ناصر خسرو. طہران، ایران-

۱۶- الاسراء: ۳۱ ۔ أنظر للتفسیر :صفوۃ التفاسیر :محمد علی االصابونی:۲/۱۵۸.

۱۷- آبادی کے خوف سے بچہ ضائع کرانا-ضبط ولادت، عقلی وشرعی حیثیت: محمد تقی عثمانی: ص: ۷۴ . کتب خانہ دار الاشاعت، کراچی. ۱۹۶۱.

۱۸- ممتحنہ: ۱۲. الجامع لأحکام القرآن:القرطبی,محمد بن أحمد الانصاری:۹/۷۲-

۱۹- معارف القرآن: مولانا مفتی محمد شفیع:۸/۰۴۱۸ ادارۃ المعارف، کراچی . پاکستان - ضبط ولادت، عقلی وشرعی حیثیت:ص:۳۴.

۲۰- الاحزاب: ۳۳۔ أنظر للتفسیر :صفوۃ التفاسیر :محمد علی الصابونی:۲/۵۲۵-

۲۱- النور: ۳۱ ۔ أنظر للتفسیر :صفوۃ التفاسیر :محمد علی االصابونی:۲/۳۳۵-

۲۲- تفسیر عثمانی: مولانا محمود الحسن . مولانا شبیر احمد عثمانی: ۲/ ۱۹۱۔ رحمانیۃ، اقراء سینٹر، غزنی سینٹر، اردو بازار لاہور۔

۲۳- جس عورت نے پائل کی آواز مردوں کو سنانے کیلے پاؤں زور سے زمین پر مارا تو یہ حرام ہے۔ الجامع لأحکام القرآن:القرطبی,محمد بن أحمد الانصاری:۳/۱۳۷۶-

۲۴- الاحزاب: ۳۲,الجامع لأحکام القرآن:القرطبی,محمد بن أحمد الانصاری:۳/۱۳۷۷-

۲۵- ألاحزاب: ۵۹ ۰معارف القرآن:مولانا مفتی محمد شفیع:۷/۲۳۲-

۲۶- النور:۳۱,أحکام القرآن:ابن عربی, أبو بکر محمد بن عبد اللہ. تحقیق علی محمد البجاوی۔ دار احیاء التراث العربی-بیروت لبنان.: ۳/۱۳۷۵-

۲۷- الحجرات: ۱۱، أنظر للتفسیر:صفوۃ التفاسیر: ۳/۳۳۵-

۲۸- صحیح المسلم: أبو الحسن مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری:کتاب الرضاع: ۲/ ۴۰۸ ، مکتبہ رحمانیۃ، اقراء سینٹر,غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور۔

۲۹- صحیح البخاری: محمد بن اسماعیل البخاری: باب عقوق الوالدین: ۳/۴۳۹ ,- مکتبہ رحمانیۃ، اقراء سینٹر,غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور۔

۳۰- عنکبوت: ۸، أنظر للتفسیر:صفوۃ التفاسیر: ۲/۴۵۲-

www.ahnafmedia.com

۳۱- الاسراء: ۲۳، تفسیر المراغی: أحمد مصطفی المراغی: ۵/۳۶- ۳۲

۳۲- کنز العمال في سنن الاقوال و الافعال: العلامۃ علاء الدین علی المتقی بن حسام الدین: الباب الثامن في برّ الوالدین: ۱۶/ ۴۶۱، مؤسسۃ الرسالۃ. بیروت. ۱۹۸۵۔

۳۳- البقرۃ: ۱۸۷، الأساس في التفسیر: سعید حوّی: ۱/ ۴۱۹۔ دار السلام۔ بیروت، ۱۹۷۳-

۳۴- النساء: ۱۹۔ التبیان في تفسیر القرآن: الطوسی، أبو جعفر محمد بن الحسن: ۳/ ۱۵۰. دار احیاء التراث العربی-

۳۵- سنن ترمذی: امام أبو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ: کتاب المناقب: ۲/ ۴۶۴۔ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار لاہور۔

۳۶- النساء: ۳۴، التفسیر الکبیر: ابن تیمیہ، علامہ تقی الدین، تحقیق: د/ عبد الرحمن: ۲/ ۲۲۸. دار الباز للنشر والتوزیع. عباس أحمد الباز. مکۃ المکرّمۃ-

۳۷- النساء: ۱۳۰. التبیان في تفسیر القرآن: الطوسی: ۳/ ۱۵۰. دار احیاء التراث العربی- بیروت لبنان.

۳۸- ابو داؤد: حافظ المنذری۔ کتاب الطلاق۔ باب فی کراہیۃ الطلاق-(۲۰۹۱): ۳/ ۹۱. المکتبہ الاثریۃ، سانگلہ ہل پاکستان. ۱۹۷۹م/ ۱۳۹۹ھ.

۳۹- حضرت زید اور حضرت زینب کا واقعہ سورہ احزاب آیۃ: ۳۷ میں ذکر کیا گیا ہے۔

۴۰- حضرت سودہ صفیہ، ام ایمن، ام رومان، ام عمارہ اور ام ہانی ؓ وغیرہ: سیر الصحابیات:- ۶/ ۲۰۔۳۰. ۱۱۷. ۱۳۵.

۴۱- الاحزاب: ۲۸۔ معارف القرآن: مولانا مفتی محمد شفیع: ۷/ ۱۲۸-

۴۲- حضرت اسماء کے بیٹے کو شہید کیا گیا۔ أسد الغابۃ في معرفۃ الصحابۃ: ابن أثیر: ۳/ ۱۶۳۔ دار احیاء التراث العربی۔ بیروت لبنان۔

۴۳- اور حضرت خنساء کے چار بیٹے جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ موسوعۃ حیات الصحابیات: محمد سعید مبیّض: ۱۸۷، مکتبہ دار الفتح قطر۔ دوحۃ۔ ۲۰۰۰م، ۱۴۲۱ھ، أسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ: ابن أثیر: ۵/ ۴۴۲، دار احیاء التراث العربی۔ بیروت لبنان۔

۴۴- آل عمران: ۱۹۵، الأساس فی التفسیر: سعید حوّی: ۲/ ۹۶۴، دار السلام، ۱۹۸۹-

www.ahnafmedia.com

ادب کا پھل

مفتی معاویہ اسماعیل

اس کا نام عثمان تھا،وہ انتہائی نیک سیرت اوراچھے جذبے والا تھا،اس کو مہمان نوازی کا بہت شوق تھا،جب کہیں اس کو کوئی مسافر مل جاتا وہ اس کو اپنے گھر لے آتا گھر میں اس کو ٹھہراتا اس کا اکرام کرتا اس کی خوب خدمت کرتا اور اگلے دن اس کو رخصت کر دیتا،اس کے گاؤں والے اسی کے خاندان ہی کے تھے،ان سب کا قبیلہ ایک ہی تھا، گاؤں والے اس رویے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

وہ یہ چاہتے تھے کہ یہ مہمانوں کو یہاں نہ لایا کرے،کیونکہ وہ اپنے گاؤں میں اجنبی لوگوں کا آنا پسند نہیں کرتے تھے،آخر کار گاؤں والوں سے نہ رہا گیا انہوں نے مل کر عثمان کو کہا کہ تم اجنبی لوگوں کو یہاں نہ لایا کرو،آخر یہاں ہماری عورتیں ہیں بچیاں ہیں،ہم نہیں چاہتے کہ کوئی پرایا آدمی یہاں آئے۔

لیکن وہ اپنی اس نیکی کے جذبہ سے ایسا سرشار تھا کہ گاؤں والوں کے منع کرنے کے باوجود اگلے دن پھر ایک مہمان کو لے آیا،انہوں نے پھر اس کو منع کیا اور ساتھ ہی یہ فیصلہ بھی کر لیا کہ اگر یہ آئندہ اس گاؤں میں کسی اجنبی کو لایا تو ہم اس کو ماریں گے بھی سہی اور گاؤں سے بھی نکال دیں گے۔

کچھ دنوں کے بعد وہ پھر ایک مہمان کو لے آیا اب تو گاؤں والوں کو بہت غصہ آیا انہوں نے مل کر اس کی خوب پٹائی کی اور اس کو کہا کہ ہمارے گاؤں سے نکل جاؤ،اگر آئندہ تم ہمیں اس گاؤں میں نظر بھی آئے تو ہم تمہیں جان سے مار دیں گے،اب تو اس کی جان پر بنی مگر اس کو گاؤں کو چھوڑنے کے سوا کوئی چارہ نہ ہوا تو وہ گاؤں سے نکل کھڑا ہوا،سارا دن مارا مارا پھرتا رہا کہ جاؤں تو جاؤں کہاں؟

www.ahnafmedia.com

اچانک اس کے ذہن میں اپنے شیخ کا خیال آیا، وہ ان کا بیعت تھا، اس کے شیخ اس کے گاؤں سے پانچ چھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک دوسرے گاؤں میں رہتے تھے، وہ اپنے شیخ کے پاس آگیا، ان کو سارا معاملہ بتایا، گاؤں والوں کے رویے سے آگاہ کیا، شیخ نے اس کی تمام بات تفصیل سے سنی اور فرمایا کہ آج رات آرام کرو صبح اٹھ کر اس بارے میں کچھ سوچیں گے۔

چنانچہ عثمان مہمان خانہ میں جاکر سوگیا، تہجد کے وقت اٹھا نماز پڑھی، تہجد کے بعد تلاوت قرآن پاک کا اس کا معمول تھا، اس نے مہمان خانہ میں ادھر ادھر قرآن پاک ڈھونڈا تو اس کو پتہ چلا کہ رات کو جس طرف یہ پاؤں کرکے سویا تھا اسی طرف ایک الماری میں قرآن مجید رکھا ہوا ہے، یہ دیکھ کر تو عثمان بڑا پریشان ہوا، کہ ساری رات وہ لاعلمی میں قرآن پاک کی طرف پاؤں کرکے سوتا رہا اور اس کو پتہ ہی نہیں چلا، اس کو کافی دکھ ہوا اس نے قرآن کریم اٹھایا اس کو چوما اور آنکھوں سے لگایا سینے سے لگایا اور اللہ تعالی سے معافیاں مانگنے لگا کہ یا اللہ مجھے معاف کردے مجھے پتہ نہیں تھا لاعلمی میں مجھ سے یہ غلطی سرزد ہوگئی ہے۔

میں ساری رات تیرے مقدس کلام کی طرف پاؤں کرکے سویا رہا، مجھ سے بے ادبی ہوگئی ہے مجھے معاف کردے، ادھر یہ رو رو کر اللہ تعالی سے معافیاں مانگ رہا تھا ادھر اس کے شیخ کو خواب میں کہا گیا کہ عثمان کو کہو یہاں سے نکلے، ہم اس کو دنیا کی عزتیں عطا فرمائیں گے۔

شیخ کی اسی وقت آنکھ کھلی اور وہ مہمان خانہ میں آئے انہوں نے دیکھا کہ عثمان قرآن مجید کو ہاتھ میں پکڑے رو رہا ہے، پوچھا کہ عثمان کیا کر رہے ہو؟ کیا ہوا ہے؟ کہنے لگا کہ حضرت میں بے ادبی کا مرتکب ہوا ہوں، ساری رات قرآن کی جانب پاؤں کرکے لیٹا رہا مجھے پتہ نہیں تھا۔

www.ahnafmedia.com

اب پتہ چلا ہے تو اللہ تعالی سے معافی مانگ رہا ہوں، انہوں نے کہا تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ اللہ تعالی نے چاہا تو تمہیں عزت دیں گے، یہ سن کر وہ نوجوان رونے لگا کہ حضرت مجھے پہلے گاؤں والوں نے دھکے دے کر نکال دیا اب آپ بھی مجھے یہاں سے رخصت کر رہے ہیں، اور وہ بھی اس وقت جبکہ ہر کوئی سویا ہوا ہے؟

لیکن شیخ نے کہا تم یہاں نہیں ٹھہر سکتے، ابھی اور اسی وقت چلے جاؤ، مجھے یہی حکم ہوا کہ تم کو بھیج دوں، شیخ نے نوجوان کو زبردستی بھیج دیا۔

عثمان جب باہر نکلا تو اس کو دس پندرہ نوجوان مل گئے، یہ وہ نوجوان تھے جو اپنی زندگیاں دین کیلئے وقف کر چکے تھے، اور چاہتے تھے کہ ہمارا کوئی امیر بنے، لیکن ان میں سے کوئی بھی امیر بننے کو تیار نہ تھا، انہوں نے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے اس شہر سے باہر نکلے گا اس کو ہم اپنا امیر بنالیں گے۔

انہوں نے جب عثمان کو دیکھا تو کہا جناب آپ ہمارے امیر بن جائیں، ہم آپ کے مامور ہیں، عثمان تو پہلے ہی دس پندرہ نوجوان دیکھ کر گھبرا گیا تھا جب وہ اس کی طرف آرہے تھے۔

مگر اب ان کی بات سن کر اس کی گھبراہٹ کی جگہ حیرت نے لے لی، عثمان نے ان سے وجہ پوچھی کہ کیا بات ہے مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی آپ مجھے امیر کیوں بنانا چاہتے ہیں؟ تو ان میں سے ایک نے کہا ہم سب نے یہ فیصلہ کیا ہم سب دین کے کام کریں گے اور کسی کام میں نہیں لگیں گے۔

اس اتفاق کے بعد ہمارا اس بات میں اختلاف ہو گیا کہ ہمارا امیر کون ہو گا؟ ہم سے کوئی بھی اس جماعت کا امیر بننے کیلئے تیار نہیں ہے، آخر ہم نے یہ فیصلہ کیا جو شخص اس شہر سے صبح سب سے پہلے باہر آئے گا وہ ہمارا امیر ہو گا اور ہم نے دیکھا کہ آپ سب سے پہلے باہر آئے ہیں لہذا آپ ہمارے امیر ہیں۔

www.ahnafmedia.com

عثمان نے یہ ساری بات سن کر حامی بھر لی اور امیر بننے کیلئے تیار ہو گیا، اب یہ پوری جماعت کی صورت میں چلنے لگے، جس گاؤں سے بھی ان کا گزر ہوتا لوگ ان سے پوچھتے آپ کون ہیں؟

تو یہ ان کو بتاتے کہ ہم نے دین کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی ہیں، ہم اللہ کے دین کے لئے جارہے ہیں، اور ساتھ ہی ان کے چہروں سے بھی تقوی اور طہارت کے آثار نمایاں تھے، یہ سن ہر گاؤں میں سے کچھ نہ کچھ لوگ ان کے ساتھ ہو لیتے۔

ہر گاؤں سے جب اسی طرح لوگ ملتے رہے تو کچھ ہی دنوں میں وہ ایک بہت بڑی جماعت بن گئی، جن کی تعداد ہزاروں میں ہو گئی، انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ فلاں جگہ کچھ غیر مسلم لوگ رہتے ہیں وہ ہر بار مسلمانوں کو تنگ کرتے ہیں، کیوں نہ ان کے ساتھ جنگ کی جائے، چنانچہ وہ اسی نیت سے اس جانب روانہ ہو گئے۔

اللہ کی شان وہ ابھی اس علاقہ سے کچھ دور تھے کہ اس ملک کے مخبر نے اتنی بڑی جماعت کو دیکھ کر اپنے بادشاہ کو اطلاع کر دی، کہ اس طرح ایک بہت بڑا لشکر ہے جو آپ کے ملک پر حملہ آور ہونے کیلئے آرہا ہے، اور آپ کی فوج ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی کیونکہ وہ بڑے باہمت اور جوان لوگ ہیں، وہ بادشاہ عیسائی تھا، اور تھا بھی بوڑھا، اس نے اس جماعت کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے ساتھ صلح کر لیں، ہم آئندہ مسلمانوں کو تنگ نہیں کریں گے۔ تو عثمان جو کہ اپنی جماعت کا امیر تھا، نے کہا ٹھیک ہے ہمارا مقصد تو یہ ہے کہ تم مسلمانوں کو تنگ نہ کرو، اگر تم اس بات پر تیار ہو تو ہم کو کوئی اعتراض نہیں، اور لڑنے کی بھی ضرورت نہیں۔

عثمان کی یہ بات سن کر اور دوسری طرف اس کی فوج کی طاقت دیکھ بادشاہ حیران ہو گیا، اور کہا کہ تم واقعی سچے لوگ ہو، سچے مذہب پر ہو اگر تمہاری جگہ ہم ہوتے تو کبھی بھی نہ چھوڑتے، تم سے لڑتے تم کو قتل کرتے تمہارے مالوں پر قبضہ

www.ahnafmedia.com

کر لیتے۔ لیکن تمہارا اس طرح ہم کو بغیر لڑے چھوڑ دینا اور صلح کر لینا یہ اس بات کی علامت تم صرف اور صرف اپنے اللہ تعالی کو راضی کرنے کیلئے جنگ کرتے ہو اس میں تمہاری کوئی ذاتی غرض نہیں ہوتی، تمہارے ان اخلاق سے میں بڑا متاثر ہوا ہوں مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دو۔

تو عثمان نے اس بادشاہ کو کلمہ پڑھا دیا، اتفاق سے اس بادشاہ کی صرف ایک ہی بیٹی تھی اور کوئی اولاد نہ تھی تو اس بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم میری بیٹی سے شادی کر لو اور میرے مرنے کے بعد اس ملک کے بادشاہ بن جانا تا کہ اسلام پھیلتا پھلتا رہے۔

عثمان حامی بھر لی، چنانچہ باشادہ نے اپنی بیٹی کا نکاح عثمان سے کر دیا، کچھ عرصہ بعد بادشاہ مر گیا اور اس کی جگہ عثمان بادشاہ بن گیا، جب عثمان کو بادشاہت ملی تو وہ ایک دن اکیلے میں بیٹھ کر سوچنے لگا کہ ایک وقت تھا کہ مجھے میرے گھر والوں نے خاندان اور قبیلے والوں نے گھر سے نکال دیا تھا۔

مجھے میرے شیخ نے کہا تم نے قرآن پاک کی عزت کی اللہ تعالی اس کی بدولت تمہیں عزت دے گا، لہذا اسی قرآن پاک کی عزت کی وجہ سے مجھے آج اس ملک کی بادشاہت ملی ہے، میں جو کچھ بنا ہوں قرآن پاک کے صدقے بنا ہوں، لہذا میں اپنے ملک میں قرآن کا قانون نافذ کروں گا، شریعت لاگوں کروں گا۔

چنانچہ عثمان بادشاہ کے اس فیصلے کے بعد ملک میں مکمل طور پر شریعت نافذ کر دی گئی، حتی کہ عدالت کے اندر پہلے قرآن پاک لے جایا جاتا تھا اور لوگ ادب سے کھڑے ہو جاتے پھر بیٹھ جاتے تھے، مجلس برخاست ہونے کے بعد بھی پہلے قرآن پاک کو باہر لایا جاتا پھر لوگ باہر آتے تھے، اس بادشاہ کی خلافت کا نام پھر خلافت عثمانیہ پڑ گیا، جو کئی سو سال تک اللہ تعالی کے حکموں کے مطابق زندگیاں گزارتے رہے۔

www.ahnafmedia.com

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم !!

محمد عبداللہ

کائنات کا ذرہ ذرہ خدا کے ہونے کا شدت سے احساس دلاتا ہے اور اگر آپ دھرتی پر موجود اربوں انسانوں کا مطالعہ کریں تو ہر انسان میں کوئی نہ کوئی ایسی خوبی چھپی ہوتی ہے جو خالقِ عظیم کے وجود کا احساس دلاتی ہے۔

انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے ہر دور میں خدائے بزرگ و برتر نے اپنے ہدایت یافتہ پیغمبروں کو بھیجا جنہوں نے اپنے اپنے دور میں اپنی ڈیوٹی کو نبھایا اور خالقِ حقیقی سے جا ملے اور پھر تاریخ انسانی کے سب سے بڑے انسان نے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر جنم لیا۔

ایک نیا انقلاب نیا جہاں طلوع ہوا آمنہ کا لعل ﷺ اِس شان سے چمکا کہ آپ ﷺ کے اِس جہان فانی و خاکی میں قدم رکھتے ہی تاریخ انسانی کے نئے دور کا آغاز ہوا آپ ﷺ کے دنیا میں آتے ہی حیاتِ انسانی پر شباب آگیا ہزاروں سالوں سے دیکھے جانے والے خواب کو تعبیر مل گئی۔

آپ ﷺ کے آنے کے بعد ہی شرفِ انسانی کو حقیقی اندازہ ہوا، اور نہ ہی اِس سے پہلے انسانوں کو دوسری چیزوں کی شان و شوکت کا احساس تھا۔

لیکن وہ اپنی حرمت اور مقام کو نہیں جانتا تھا انسان خود کیا تھا، یہ جہالت کے اندھیروں میں غرق ہو چکا تھا وہ ہر چمک دار طاقت ور چیز سے متاثر ہو کر اُس کو اپنا معبود بنالیتا چاند ستاروں سورج کو دیکھتا تو اِن میں خدا کو ڈھونڈتا، پہاڑوں کی بلندی اور غاروں کی گہرائی سے متاثر ہو جاتا۔

حکمرانوں، بادشاہوں، مہاراجوں، نوابوں، سرداروں، سپہ سالاروں اور

www.ahnafmedia.com

رہبانوں سے متاثر ہو کر انہیں خدا کا اوتار مان لیتا نسل در نسل انسان اپنے آپ کو اِس حد تک فراموش کر چکا تھا کہ ہر طاقتور کے سامنے جھک جاتا، خوف اور کمزوری اُس کی جبلت کا حصہ بن چکی تھی انسان کو اپنی شان، وسعت، صلاحیتوں کا بالکل بھی ادراک نہیں تھا اِسی خوف کے تحت جن بھوتوں کو سجدے کرتا اپنی خو دی شان و قار اور صلاحیتوں سے بے خبر توہم پرستی کا شکار تھا۔

انسانیت، قربانی، ایثار، اخوت، محبت، خدمت خلق اور پیار اِن چیزوں سے بے خبر تھی جانوروں کی سی زندگی گزار رہا تھا اور پھر پیارے نبی کریم ﷺ نے آکر بتا یا اے انسان تیری حرمت بہت زیادہ ہے تجھے خدا نے اپنی امانت سونپی ہے تجھے خیر و شر نیکی بدی ارادہ و اختیار کی خوبی عطا کی گئی ہے تو خود کو ذرہ سمجھتا ہے جبکہ خدا نے تیرے اندر صحراؤں کی وسعت رکھ دی ہے تو خود کو چھوٹا سا راز سمجھتا ہے۔

جبکہ خدا نے تیرے باطن میں جہاں آباد کر دیا ہے اور پھر محسنِ انسانیت ﷺ کی ہی تعلیم اور خود آگہی کا نتیجہ تھا کہ وہ انسان جو اپنے ہی خوفوں کا اسیر تھا سمٹا ہوا تھا پھر اُسی انسان کی ہیبت سے پہاڑ بھی سمٹ کر رائی کا روپ دھارنے لگے۔

یہ وہی انسان تھا جو آگ، سورج، چاند، ستاروں، انسانوں، مورتیوں، بھوت پریتوں اور توہم پرستی کے چنگل میں بُری طرح پھنسا ہوا تھا اب صحرا و دریا اُس کے پاؤں کی نوک پر تھے یہ آپ ﷺ ہی کا فیضان تھا۔

آپ ﷺ کے آنے سے پہلے یونان کے فلاسفروں کے فلسفے بھی اپنی موت مر چکے تھے بلکہ اُن کی تعلیمات نے روشنی کی بجائے اندھیروں کو اور بھی تاریک کر دیا تھا دنیا جہالت غربت ظلم کے طوفانوں کی زد میں تھی بلکہ تاریک غاروں میں گم ہو چکی تھی اور پھر یہ دنیا اگر منور و معطر ہوئی تو غارِ حرا کے گوشے سے طلوع ہونے والے آمنہ رضی اللہ عنہا کے چاند ﷺ سے ہوئی۔

www.ahnafmedia.com

انسان اپنی پہچان کھو چکا تھا اگر کسی نے آکر انسان کو اُس کا شعور اور مقام بتایا تو آمنہ رضی اللہ عنہا کے لعل ﷺ نے ، ظلم و جہالت میں غرق دنیا کو پناہ ملی تو آقائے دو جہاں ﷺ سے، شاہی قبا و عبا انسانوں کے لیے وبا بن چکی تھی اور وہ کالی کملی ﷺ تھی جو گرفتاران بلا کے لیے نسخہ شفا بنی نام نہاد عادل حکمرانوں اور وسیع و عریض سلطنتوں کے مالک بادشاہوں کی سلطنتیں اُن کے باشندوں کے لیے آہنی شکنجے بن چکی تھیں۔

جبکہ یتیم مکہ کی چھوٹی سی کوٹھری کرہ ارض کے مظلوموں کے لیے اپنے اندر افلاکی وسعتیں رکھتی تھی ظلم و بربریت کی چکی میں صدیوں سے پستے ہوئے غلام حبش سے آنے والے، روم سے آنے والے، فارس سے آنے والے، نجد سے آنے والے گوشہ عافیت کی تلاش میں آقا ﷺ کی آغوشِ رحمت میں آتے گئے سماتے گئے ارقم کے چھوٹے سے گھر میں بحر و بر سمٹ گئے آپ ﷺ کیا آئے کہ بے آسروں یتیموں مسکینوں کو آسمان مل گیا آپ ﷺ جیسا نہ کوئی تھا نہ ہے نہ آئے گا۔

دنیا بھر کے تمام اہل قلم محقق تاریخ دان اپنی مرضی کے پیمانے اور میزان لے آئیں اور پھر محسنِ انسانیت ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ غور سے ناپیں تولیں کڑے سے کڑا امتحان لیں۔

آقائے دو جہاں ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ ہر پہلو ہر دور ہر رشتہ ہر زاویئے سے چیک کر لیں تو مخالف سے مخالف بھی آپ ﷺ کی خوبیوں اور کردار کی بلندی دیکھ کر پکار اُٹھے گا۔

اہل یورپ اور منکرین رسالت کو ہماری طرف سے کوئی قید نہیں کہ وہ صرف عہدِ رسالت کا ہی جائزہ لیں نہ ہی یہ پابندی ہے کہ وہ آپ ﷺ کی عملی زندگی پہ گفتگو نہ کریں اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ مخالفین عہد نبوت سے پہلے دور کو نہ چیک

www.ahnafmedia.com

کریں نہ ہی ہم یہ کہیں گے کہ آپ ﷺ کی مذہبی زندگی جنگوں میں قیادت سیاسی زندگی عام انسانوں سے سلوک ہم دعوی کرتے ہیں بلکہ چیلنج کرتے ہیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہؓ کے آنگن میں ننھے محمد ﷺ کی پرورش اور حلیمہ سعدیہؓ کی بکریاں چرانے سے لے کر میدان عرفات میں انسانی حقوق کا چارٹر عطا کرنے اور دین کے مکمل ہونے کی خوشخبری دینے تک اپنی نظروں میں لے آئیں اور ہجرت مدینہ سے پہلے مکہ کی گلیوں اور کعبے کے صحن میں آپ ﷺ پر ہونے والی زیادتیوں کو یاد رکھیں۔

اور پھر کس طرح آپ ﷺ کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا آپ ﷺ کی محبوب بیوی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی شعب ابی طالب میں وفات بیٹی کو زخمی کرنا اور محبوب چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو بے دردی سے شہید کرنا اِن تمام مناظر کو ذہن میں رکھ کر سوچیں کہ جب آپ ﷺ دس ہزار قدسیوں کے ہمراہ فتح مکہ کے موقع پر وارِدِ مکہ ہوتے ہیں۔

کعبہ کو بتوں سے پاک کرتے ہیں اور وہ تمام ظالم اور قاتل مجرموں کی طرح آپ ﷺ کے سامنے گردنیں جھکائے کھڑے نظر آتے ہیں اپنی زندگیوں کی بھیک مانگتے ہیں اور پھر آپ ﷺ جس رحم دلی سے سب کو معاف کر دیتے ہیں یہ تاریخ کے ماتھے پر قیامت تک کے لیے نقش ہو گیا ہے۔

سر جھکائے کھڑے ہونے والوں میں وہ تمام لوگ تھے جنہوں نے مکہ میں آپ ﷺ کی زندگی کو اجیرن کر کے رکھ دیا تھا مجرموں میں عثمان بن طلحہ بھی کھڑا تھا جس سے آپ ﷺ نے نبوت سے پہلے عبادت کے لیے چابی مانگی تھی اُس نے انکار کر دیا تھا۔ اور آج آپ ﷺ نے اُسی کو بلا کر کعبے کی چابی اُس کے حوالے کر دی جو آج بھی اُسی کے خاندان کے پاس ہے آپ ﷺ سا نہ کوئی تھا نہ ہے۔

www.ahnafmedia.com

حفصہ کا شوہر

عماد الدین

اللہ رب العزت ایسی بیوی ہر کسی کو دے.. سونے سے پہلے اس نے اپنے غنودگی میں لیٹے شوہر کو مخاطب کیا۔۔ سنیں فجر میں اٹھاؤں آپ کو؟

اس نے نیند میں ڈوبی آنکھیں کھول لئے اور تھوڑے کڑوے لہجے میں بولا۔۔ تم کو کتنی دفعہ کہا ہے میں نیند سے نہیں اٹھ پاتا فجر میں، سارا دن کا تھکا ہارا ہوتا ہوں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی. پر نماز تو فرض ہے ناں۔ فجر ہی کیا آپ کوئی بھی نماز ادا نہیں کرتے۔ بس جمعہ یا عید۔

اس کی بات سن کر وہ جھنجلا کر بستر پر بیٹھ گیا اور کہا۔

دیکھو حفصہ تم نماز پڑھتی ہو. میں کبھی نہیں ٹوکتا مگر یہ بار بار مجھے مت لیکچر دیا کرو۔ سب نے اپنا اپنا حساب دینا ہے۔ اب سونے دو مجھے اور لائٹ بند کر دو۔

وہ پھر بستر پر لیٹ گیا۔

اچھا سنیں..... اس کے پھر پکارنے پر اس کا ضبط جواب دے گیا۔

حفصہ! ایک بار کہہ دیا تو کیوں وہ بحث کر رہی ہو بار بار ...

وہ کچھ دیر کے توقف کے بعد بولی۔۔ نماز کا نہیں کہہ رہی، دوسری بات ہے۔ کیا؟؟؟!! اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اب کیا پوچھنا چاہ رہی ہے۔۔ مجھے کل پیسوں کی ضرورت ہے۔ جو آپ نے دیئے سب ختم ہو گئے.... سب ختم ہو گئے؟؟ اس کے لہجے میں بلا کی حیرت تھی.. خدا کی بندی ایسے کہاں خرچ کیے پیسے؟ ابھی آدھا مہینہ باقی ہے تنخواہ ملنے کو۔ اور تم نے مہینے بھر کا بجٹ ابھی سے ختم کر دیا؟

میں آپ کو حساب نہیں دینا چاہتی، بس ہو گئے خرچ. کل بندوبست کر دیجئے

www.ahnafmedia.com

گا پیسوں کا۔

اس کی بات پر اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی..... کیوں حساب نہیں دینا چاہتیں۔۔ پیسہ کیا درختوں پر لگا ہے جو توڑ لے بندہ۔۔ ایسا تو آج تک تم نے نہیں کیا پھر اس بار۔۔ کچھ بھی ہو مجھے سارا حساب چاہیے۔ ابھی اس کا چہرہ بتا رہا تھا وہ سخت غصے میں ہے۔ اس کی بات پر وہ مسکرا دی۔ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا...

تم ہنس رہی ہو۔۔ مذاق ہے کیا یہ؟

وہ بولی۔۔ میں اس لئے ہنس رہی ہوں کہ اللہ نے آپ کو اس گھر کا سربراہ بنا یا اور جب آپ کی سربراہی میں، میں حساب نہ رکھ پائی تو آپ کو غصہ آ گیا۔۔۔ اب سوچیں کل کو آپ سے بھی وہ رب محشر میں حساب مانگے گا تو کیسے دیں گے۔۔ آپ کا میرا حساب تو چند ہزار روپوں کا ہے... پر بندے اور رب کا تو پوری زندگی کی ایک ایک نعمت کا ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔۔۔ کوئی بدل نہیں....

وہ جیسے سن ہوا اسے سن رہا تھا۔۔ وہ پھر بولی۔۔ میں نے تو آپ کو مزے سے کہہ دیا میرے پاس حساب نہیں. پر کیا آپ اس بڑے دن اس رب کے سامنے یہ کہہ سکیں گے؟ جس دن بڑے بڑے بادشاہ اس کے سامنے کانپ رہے ہوں گے؟؟

وہ چپ ہو چکا تھا نظریں جھکائے تصور میں جیسے اس بڑے دن کے تصور سے کانپ رہا تھا۔

آپ فکر نہ کریں، ہر مہینے کی طرح اس بار بھی پورا ہو جائے گا کہیں خرچ نہیں ہوئے پیسے یہ تو بس اس لئے کہا کہ.....۔ اس نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔ سو جائیں میں لائٹ بند کر دیتی ہوں۔ وہ اٹھی تو وہ ایک دم بول پڑا۔

حفصہ...!!! جی؟.... تم اٹھو تو فجر کے لئے مجھے جگا دینا۔ یہ کہہ کر اس نے کروٹ بدلی اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی بیوی نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

www.ahnafmedia.com

ابا پاکستان تو میرا ہے!!

پروفیسر مجیب ظفر

ننھے مُنّے دو سالہ سعد میاں کمرے میں داخل ہوئے اور اپنی ننھی ننھی پھولتی سانسوں پر قابو پاتے ہوئے بولے: ”اتاں۔۔۔باہر۔۔گٹر.. مم۔۔۔باَر(باہر) گٹر ۔۔مم۔۔۔اتاں باَر گٹر مَم۔۔۔ابّا۔۔باَر گٹر مَم۔۔۔اُوں۔۔۔۔“ اتنا کہہ کر سعد میاں نے اپنی ننھی سی ناک سکوڑی کیونکہ گھر سے باہر سڑک پر بہنے والے گندے پانی کی بُو کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔

ابّا کچھ دیر پہلے نماز ادا کر کے مسجد سے گھر آئے تھے، باہر سڑک پر ایک گٹر اُبل گیا تھا اور متعلقہ ادارے کے اعلیٰ حُکّام کی بار ہا توجہ دلانے کے باوجود اس کام کو پسِ پُشت ڈالنے کی قومی عادت پر عمل کیا جا رہا تھا۔ آج سعد میاں کا یہ انداز دیکھ کر ابّا خوشی سے نہال ہو گئے اور کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بند کر کے خوب خوشبو چھڑکی (یعنی رُوم فریشر کیا) اور پھر اپنے دو سالہ پوتے کو گود میں اُٹھا کر خوب پیار کیا جسے ٹھیک طرح سے بولنا بھی نہیں آیا تھا لیکن پھر بھی وہ معصوم پھول گھر والوں کی اعلیٰ و بہترین تربیت کے باعث اس کم سنی میں بھی خوشبو دینے لگا تھا۔ ابّا نے سعد میاں کو گود میں لے کر پیار کیا۔ سعد میاں کی ننھی ننھی آنکھوں میں ابّا کی ڈاڑھی کے بال چُبھے تو جھٹ ننھی مُٹھیّوں کو آنکھوں میں رگڑنا شروع کیا۔۔۔۔۔

اب تو ابّا خُوب ہنسے۔۔۔۔۔ ” ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔۔۔ ٹھاہ“!!!!

گرمی خوب پڑ رہی تھی اور حبس کا عالم تھا، اسکولوں میں موسمِ گرما کی تعطیلات تھیں، حسن میاں شربت کا دوسرا گلاس بلی مانو کو پلا کر آ رہے تھے، وہ شربت لے کر جاتے تو مانو کے نام پر کہ ماما نے بہت اچھا شربت بنایا ہے اور مانو آج تھری

www.ahnafmedia.com

(تین) گلاس پیئے گی اور خوب موٹی تازی ہو جائے گی اور پھر گندے چُوہے کھانا چھوڑ دے گی۔۔ لیکن دراصل شربت وہ مانو کے سامنے رکھ کر خود پی رہے تھے کیونکہ مانو بیگم تو شربت کا گلاس دیکھتے ہی منھ موڑ لیتیں اور حسن میاں کہتے: ''مانو۔۔پی لو پی لو۔۔ ہم بھی تو ابّا کے کہنے سے دودھ پی لیتے ہیں حالانکہ ذرا نہیں اچھا لگتا۔۔۔ لیکن ابّا تو بہت مشہور ہیں اور اُن سے ڈر بھی لگتا ہے کیونکہ وہ بابا کے بھی بابا ہیں۔۔ ''

مانو بلی کو حسن میاں کی پوری بات میں صرف '' دودھ '' والا لفظ اچھا لگتا اور وہ نہایت سُریلی آواز میں '' میاؤں!!!'' کہتیں لیکن چھ سالہ حسن میاں کی سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ مانو صاحبہ شربت کی بجائے دودھ کا تقاضا فرما رہی ہیں۔۔۔۔۔وہ سمجھے کہ جس طرح دودھ انھیں نہیں پسند اسی طرح مانو کو بھی کہاں پسند ہو گا۔۔۔۔۔جب مانو کی میاؤں میاؤں حد سے تجاوز کرنے لگی تو اندر کمرے سے امّاں کی آواز آئی کہ حسن یہ شربت نہیں پیئے گی ۔۔۔۔دودھ لاتی ہوں۔۔۔۔یہ شربت تُم پی لو ۔اسٹرانگ (طاقت ور) ہو جاؤ گے۔۔۔۔۔''

اب تو حسن میاں کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا کہ وہ اسٹرانگ اور جلدی سے بڑے ہو جائیں گے ، دو ہی تو خواب تھے اُن کے، ننھے ننھے معصوم خواب کہ خُوب اسٹرانگ (طاقت ور) ہو جائیں اور جلدی سے بڑے ہو کر ابّا کی طرح کالج میں لڑکوں کو پڑھائیں۔

جب مانو محترمہ ٹس سے مَس نہ ہوئیں تو ناچار دوسرا گلاس جو گلابی پھولوں والا خوبصورت گلاس تھا، وہ بھی حسن میاں نے خود پی لیا اور خالی گلاس لے کر ماما کو باورچی خانے میں دینے جارہے تھے کہ یکایک ابّا کا گولیوں کی طرح فائر کرتا قہقہہ کانوں میں پڑا۔۔۔ فوراً رُک گئے اور کمرے کا منظر دیکھ تو محمد حسن نوید میاں کی ننھی سی جلن اور معصومانہ حسد اپنی انتہا پر پہنچ گئی کہ نرم و نازک گورے چٹّے سعد کو ابّا پیار کر رہے

www.ahnafmedia.com

تھے۔۔۔یہ تو سراسر حسن میاں کا حق دن دہاڑے لُوٹا جا رہا تھا۔۔وہ فوراً آگے بڑھے اور ننھی ننھی مُٹھیّاں بھینچ کر بولے:" ابّا آپ نے سعد کو گود میں کیوں لیا ہے؟"ابا نے مزے کرنے چاہے:" کیوں کیا یہ میرا پوتا نہیں ہے، اس کی تربیت میرا فرض نہیں ہے، تم سے چار سال چھوٹا ہے اور تمہارا چھوٹا بھائی ہے حسن میاں "!

حسن میاں بھی ابّا ہی کے پوتے تھے، تڑ سے بولے:" وہ تو ٹھیک ہے ابّا، لیکن سعد کچھ اتنا خاص اچھا تو نہیں لگ رہا ابھی۔۔۔اس سے اچھا سوٹ تو یو۔۔یو (جو۔۔۔جو) آپ مجھے لائے تھے بہت مہنگا والا ابّا۔۔۔وہ میں پہنا ہوا ہوں اور میں سعد سے زیادہ اچھا لگ رہا ہوں "!

"اوہو۔۔۔اب میں سمجھا کہ آپ بھی گودی میں آنا چاہ رہے ہیں، کیسا پکڑا۔۔۔" ابّا نے کہا ہی تھا کہ حسن میاں نے زور زور سے اُچھلنا شروع کر دیا حالانکہ اُن کی چوری پکڑی گئی تھی۔" جی نئیں۔۔۔جی نئیں۔۔۔میں تو ایسے ہی کہہ رہا تھا ابّا!" وہ اُچھلتے جاتے اور کہتے جاتے۔۔آ ابّا نے سعد میاں کو نیچے اُتار کر محمد حسن نوید میاں کو اپنی گود میں لے لیا" میرا ولی عہد تو بڑا ہو رہا ہے ماشا اللہ اب۔۔۔اب اسے گود میں لیتے ہوئے شرم آتی ہے۔۔۔" ابّا ہنسے۔

"جی نئیں ۔۔۔جی نئیں۔۔۔ابّا آپ کو تو پتا ہی نہیں ہے کہ اکبر کے ماموں حض (حج) کرنے گئے تو نانی جان بھی گئی تھیں یعنی اکبر انکل کی ماما۔۔تو۔۔۔تو اکبر انکل نے اُن کو اپنی گود میں اُٹھا کر حض (حج) کرایا تھا۔۔۔اکبر مجھے بتا رہا تھا۔۔۔یو یو (جو۔۔جو) بہت بوڑھی سی ہیں نا۔۔۔اکبر کی نانو (نانی جان) وہ گود میں آتی ہیں۔"

حسن میاں کی اس بھرپور معلومات پر امّاں، ابّا، ماما اور سعد تک خوب ہنسے۔ حسن میاں حیران تھے کہ انہوں نے ایسا کون سا لطیفہ سُنایا ہے۔ امّاں بولیں:" آئے ہئے۔۔۔وہ تو ہمارا حسن اور سعد بھی ہمیں گود میں اُٹھا کر حج کرائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔۔۔"

www.ahnafmedia.com

حسن میاں بدک گئے " جی نئیں۔۔۔۔اماں آپ اور ابّا تو بہت موٹے سے ہیں، میں اور سعد تو گر پڑیں گے۔۔۔۔۔ہم آپ کو کیسے اُٹھائیں گے ؟"

اماں مسکرائیں اور بولیں:" ائے ہئے جوان جہان ہو جائیں گے انشاء اللہ میرے دونوں گلاب۔۔۔۔خوب مہکیں گے انشاء اللہ تعالٰی، اپنے علم اور بہترین عمل کی خوشبو خُوب خُوب بکھیریں گے دونوں!" ابّا بولے " آمین!" اچانک حسن میاں چونکے اور ابّا سے پوچھا کہ انہوں نے کمرے کا دروازہ اور کھڑکیاں کیوں بند کی ہیں۔اس پر سعد نے پورے جوش و خروش سے بتایا" بھائی۔۔باہر گٹر مم"!

اب تو حسن میاں کو خوب غصہ آیا، ابا سے بولے " ابا آپ اپنے کالج والا ڈنڈا نکال کر اس لڑکے کی پٹائی لگائیں جس نے ہماری روڈ (سڑک) پر گندا پانی ڈال دیا ہے اور گٹر بھی صاف نہیں کرتا۔ابّا مس افشاں اسلامیات کے پیریڈ میں بتا رہی تھیں کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کو صفائی نہایت پسند تھی اور آپ ﷺ جمعہ کے علاوہ بھی خوشبو اپنے کپڑوں پر لگاتے تھے۔۔۔روز صاف سُتھرے دُھلے ہوئے کپڑے بھی پہنتے تھے۔ابّا یہ گٹر صاف کرنے والے کون ہوتے ہیں؟"

حسن میاں کے معصوم پریشان چہرے پر کئی سوالات تھے۔ابّا مُسکرا کر خاموش ہو گئے۔اچانک حسن میاں چونکے اور " سُوں۔۔۔سُوں۔۔۔" کر کے اپنی ناک کو پھُلانے اور پِچکانے لگے، اچانک کچھ سُونگھ کر بولے:" ابّا۔۔۔۔۔۔یہ اتنی گندی (بد) بُو کہاں سے آرہی ہے؟" ابّا مسکرا کر بولے :" ہمارے گھر سے " "! ہمارے گھر سے! وہ کیسے ابّا؟" حسن میاں حیران رہ گئے۔

" مُنّے میاں۔۔۔۔۔ہمارے گھر کے باہر والی سڑک پر گٹر کا پانی بہہ رہا ہے اور صفائی کرنے والے بار بار بُلانے کے باوجود نہیں آئے، اب کیا کرا جا سکتا ہے سوائے صبر کے۔۔دروازہ کھولو گے اور کھڑکیاں بھی کھولو گے تو بدبُو اور بڑھ جائے گی"!

www.ahnafmedia.com

"ہائے میرا سر تو مارے درد کے پھٹا جارہا ہے، اتنی گندی بُو سے اور جراثیم جو اُڑ رہے ہیں اس گندے پانی کی وجہ سے اُن سے بچّے اور بڑے الگ بیمار ہو جائیں گے اور طرح طرح کی بیماریوں میں مُبتلا ہو جائیں گے۔۔۔۔اللہ یہ حکومت کے ملازم کتنے کام چور اور لاپرواہوتے ہیں، ذرا جو کسی کا خیال کرتے ہوں۔۔۔۔رشوت اور بدامنی عام سی بات ہے۔۔۔۔۔۔" امّاں نے اپنا سر پکڑ کر کہا۔ ابّا بولے: " اس کے علاوہ نمازیوں کو بھی آتے جاتے اس قدر تکلیف ہو رہی ہے کہ بس کچھ نہ پوچھیے"! سعد بولے: " بھائی۔۔۔۔باَر۔۔۔۔۔گٹر۔۔۔۔مَم!"(یعنی بھائی باہر گٹر کا پانی بہہ رہا ہے)

حسن میاں نے سعد کا ہاتھ پکڑ کر کہا" چلو سعد۔۔۔۔ہم اپنے گھر کے سامنے والی سڑک کو صاف کر کے آتے ہیں تا کہ بابا کو، ابا کو اور دوسرے انکل، آنٹی اور بچوں کو تکلیف نہ ہو ""! کیوں میاں۔۔۔تم کیوں صاف کرو گے سڑک پر بہتا گندا پانی؟" امّاں نے ماتھے پر تیوریاں ڈال کر پوچھا۔

ابّا بڑی دلچسپی کے ساتھ یہ مکالمہ سُن رہے تھے، اچانک حسن بولے: " نئیں امّاں۔۔۔ہمارا گھر یو۔۔یو (جو۔۔جو) پاکستان میں ہے تو جب ہمارا گھر گندا ہو گا ۔۔۔۔۔اس کے سامنے گندا پانی بہے گا تو پاکستان بھی تو گندا ہو جائے گا نا، اسی لیے میں اور سعد اپنے پیارے وطن پاکستان کو صاف رکھیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ورنہ سارے بچّے بیمار ہو جائیں گے۔۔جیسا آج صفائی کے پیریڈ میں مِس غزالہ بتا رہی تھیں۔۔۔۔۔۔یو ۔۔۔۔یو (جو۔۔۔۔جو) پِنک (گلابی) رنگ کا اسکارف پہنتی ہیں نا۔۔۔وہ والی مِس غزالہ!" جذبات کی شدت سے حسن میاں کا معصوم چہرہ لال ہو رہا تھا اور وہ اپنے ننھے سے ہاتھ میں سعد میاں کا ہاتھ پکڑے ہوئے اپنے پیارے پاکستان کی حفاظت کرنے اور اسے صاف سُتھرا کرنے جا رہے تھے۔

اچانک ابّا اپنے لائق، فائق پوتوں کے سامنے فرش پر اُکڑوں بیٹھ گئے اور

www.ahnafmedia.com

اپنے دونوں ہاتھوں میں چار ننھے مُنے ہاتھ تھام لیے، ابّا کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ یکایک رونے لگے اور اماں سے مخاطب ہو کر بولے:" بیگم۔۔۔۔۔اللہ گواہ ہے کہ جب تک پاکستان کی حفاظت ایسی نئی نسل کرے گی تو خدا کی قسم پاکستان کو قیامت تک کچھ نہیں ہو گا۔۔۔۔اے میرے رَب تیرا لاکھ لاکھ شُکر ہے کہ تُو نے ہی اس ملک کو قائم کیا اور ہر آنے والی نئی نسل کے ننھے معصوم دلوں تو میرے رب اس خستہ حال اور پریشان وطن کی محبت منتقل کر دیتا ہے جو تیرے پاکستان کے معمار ثابت ہوتے ہیں۔۔۔۔۔واہ میرے رَب تیرے بھید تُو ہی جانے۔۔۔۔۔!" اتنا کہہ کر ابّا نے اپنے معصوم پوتوں کے ہاتھ چُومے، روشن آنکھیں، چمکتی پیشانیاں چُومیں اور اللہ تعالٰی کے آگے سر بسجود ہونے کی غرض سے مغرب کی نماز کے لیے اُٹھ گئے۔ وہ کمرے سے باہر نکلنے ہی والے تھے کہ سعد اور حسن ایک ساتھ بولے:" ابّا۔۔۔پاکستان تو میرا ہے۔۔۔۔" سعد میاں جو بہت کم بولتے ہیں اور ٹوٹے پھوٹے الفاظ کی مدد سے بات کرتے ہیں ، اچانک ہنسے" کھی۔۔۔ کھی۔۔۔۔ کھی!" ، حسن میاں ہنسے " ہی ۔۔۔ہی۔۔۔۔ہی۔۔۔۔" ، اماں ان دونوں کو دیکھ کر ہنسیں" ہاہاہاہا!" اب سب لوگ ہی ہنس چکے تھے تو ابّا کی باری تھی، ابّا واپس مُڑے اور اپنے دونوں پوتوں کو گود میں اُٹھا کر زور سے ہنسے:" ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔۔۔ ٹھاہ!!!!"!!!

"ہاہاہا۔۔۔۔۔ہاہاہا!" کمرہ قہقہوں سے بھر گیا۔ میرے بچّو دعا کرو کہ اسی طرح ہمارا پیارا پاکستان بھی قہقہوں سے بھرا پُرا رہے یہاں کوئی غم، آفت، پریشانی اور ناگہانی نہ ہو۔۔۔سب خوش رہیں ۔۔۔یہاں کے بچے ہنستے مُسکراتے رہیں اور انھیں دیکھ دیکھ کر اُن کے بڑوں کے دل مطمئن اور پُرسکون رہیں۔۔۔۔میرے عزیزو۔۔۔۔۔پاکستان تو ہمیشہ قائم رہنے کے بنا ہے، اسے دُشمن کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا کیونکہ اس کی حفاظت کو ذمہ تو اللہ رب العزت نے خود لیا ہے، کیا سمجھے ؟؟

www.ahnafmedia.com

منتخب عوامی نمائندوں کے نام!!

مولانا محمد کلیم اللہ حنفی

ہم جمہوری دور سے گزر رہے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان ہماری جغرافیائی اور نظریاتی شناخت ہے۔ اس کے ادارے بالخصوص سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیاں قابلِ صد احترام ولائق تکریم ہیں۔ یہ وہ فورم ہیں جہاں عوام کے منتخب نمائندے عوام کے حقوق کی موثر منصوبہ بندی اور قانون سازی کرتے ہیں تاکہ اندرونی وبیرونی سازشیں، معاشرتی بدامنی، معاشی عدم استحکام، کرپشن، بے روزگاری، مہنگائی اور دیگر قومی و ملی مشکلات کو دور کیا جا سکے اور اہلیانِ وطن کو محفوظ، خوشحال، باعزت اور پرسکون زندگی مل سکے۔

یہ ادارے قوم کے مقتدر اور مقدس ادارے کہلاتے ہیں۔ چنانچہ اپنی امتیازی حیثیت کے باعث ان کے آداب بھی دیگر اداروں سے بڑھ کر ہوتے ہیں۔ اس لیے ہمارے معزز ممبران کو اپنی حیثیت اور اپنی اداروں کی حیثیت کا احساس کرنا چاہیے۔

ان کے سامنے یہ حقیقت ہر وقت ملحوظ رہنی چاہیے کہ وہ قوم کے مینڈیٹ اور اعتماد کے بل بوتے یہاں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے لیے پہنچے ہیں۔

یہ ذمہ داری بہت نازک اور حساس ہوتی ہے اس کو نبھانے کے لیے سنجیدگی، متانت، برداشت، تحمل، رواداری اور وسعت ظرفی ناگزیر ہے ورنہ محض سیٹ پر چمٹے رہنے سے ملک و قوم کو قطعاً کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

لیکن! قابل افسوس امر یہ ہے کہ ہمارے ہاں جمہوری روایات، سیاسی ضابطہ اخلاق، سنجیدگی، متانت، برداشت، تحمل ورواداری اور آدابِ اختلاف کا بحران ہے۔

www.ahnafmedia.com

ہمارے بیچ تنگ نظری اور تنگ دلی فروغ پا رہی ہے۔ حکومت اور اس کی اتحادی جماعتوں کا سینہ فراخ نظر نہیں آتا۔ بجا تنقید کو سہنے اور اپنی غلط پالیسیوں پر نظر ثانی یا تبدیل کرنے کو اپنی ہتک اور اپنے لیے باعث عار سمجھا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں سیاست کو ملک اور قوم کا مسئلہ سمجھنے کی بجائے اپنی پارٹی اور انا کا مسئلہ تصور کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہم جمہوری سطح پر ترقی نہیں کر پا رہے۔

ملک کی تقدیر بدلنے اور اسے صحیح رخ پر لے کر چلنے کے لیے اپوزیشن جماعت کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی جیسی ہوتی ہے۔ حکومت کے غلط فیصلوں پر موثر احتجاج واک آؤٹ وغیرہ کرنا، ناانصافی پر اپنی آواز بلند کرنا اس جماعت کا اخلاقی و سیاسی فریضہ ہوتا ہے اس لیے دنیا کے کسی ملک میں اس کی اہمیت و افادیت کا انکار نہیں کیا گیا۔ لیکن.....

اپوزیشن کو بھی چاہیے کہ وہ دیانت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے، ہر حکومتی فیصلے پر خواہ وہ قوم اور ملک کے حق میں مفید بھی ہو اس کو اعتراض و تنقید کی بھینٹ چڑھانا بھی کسی طور پر روا نہیں۔ یہ انصاف کے خون کرنے کے مترادف ہے جسے اب یہ ملک اور قوم مزید سہنے کی ہمت نہیں رکھتی۔

اپوزیشن کو چاہیے کہ وہ ملک و قوم کے مفاد میں درست حکومتی فیصلوں کا تہہ دل سے خیر مقدم کرے۔ ان کا یہ رویہ وسیع الظرف ہونے کا پتا دے گا۔

جبکہ ہمارے اداروں میں نہ تو حکومتی جماعت اور نہ ہی اپوزیشن مذکورہ بالا قوانین کی پاسداری کرتے ہیں۔ ایوانِ اقتدار کے اجلاسوں کی کاروائیاں سوشل میڈیا پر گردش کر رہی ہیں یقین جانیے کہ جو پورے ملک کے شہہ دماغ کہلانے والے لوگ ہیں بعض اوقات ان کی سیاسی گفتگو اتنی سطحی قسم ہوتی ہے کہ یہ یقین کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کیا یہ معزز ارکان پارلیمنٹ ہیں؟؟

www.ahnafmedia.com

چنانچہ پچھلے دنوں اس قسم کی بعض نامناسب باتیں دیکھی اور سنی گئیں، پارٹی بازی کی بنیاد پر دوسرے فریق کی ہتک عزت کرنا کہاں کی دانشمندی کہلاتی ہے۔؟

میرے ملک کے معزز ارکان پارلیمان! ذرا سنجیدگی سے کام لینے کی کوشش فرمائیں آپ کے اس غیر سنجیدہ، غیر سیاسی اور غیر اخلاقی طرزِ عمل سے ساری دنیا میں ہماری جگ ہنسائی الگ ہوتی ہے، ہماری سیاسی ساکھ کمزور ہوتی ہے، اہلیان وطن کی دل آزاری بھی ہوتی ہے اور سب سے بڑھ پر پاکستان کا امیج بہت خراب ہوتا ہے۔

افراط و تفریط کا شکار ہونے سے خود بھی بچیں اور اپنی قوم کو بھی اس سے بچائیں اعتدال کو مضبوطی سے تھامیں اور پاکستانی قوم کو اپنے عمل سے اعتدال کا سبق دیں۔ عالمی حالات جس ڈگر پر جارہے ہیں اس کا اندازہ مجھ جیسے عام شہری کی بنسبت آپ جیسے معزز رکن پارلیمنٹ کو زیادہ ہوگا۔

مغربی استعمار ہماری چولہیں ہلا رہا ہے۔ امریکہ اور ہمارے ہمسایہ ممالک کا گٹھ جوڑ ہمیں جھنجھوڑنے کے لیے کافی ہے۔

ہماری ایٹمی قوت کو بے اثر کرنے کے تانے بانے بنے جارہے ہیں۔ ہم نے یہ ملک اور اس کی آزادی و خود مختاری جانوں کی قربانیاں دے کر حاصل کی تھی، ہمارا دشمن پھر ہم سے ملک اور آزادی کو چھیننے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

خدارا! اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرو۔ اپنوں کے ساتھ لڑنے کے بجائے دشمن سے لڑنے کی منصوبہ بندی کرو۔

آپ کے دم قدم سے اس ملک کی آزادی، خود مختاری، سالمیت اور بقاء جڑی ہوئی ہے اپنی حیثیت کا خیال رکھو۔

ورنہ خاکم بدہن یہ ملک مزید عدم استحکام کی دلدل میں دھنستا چلا جائے گا اور ہم اپنے ہاتھوں خود شکار ہو جائیں گے۔

www.ahnafmedia.com

بچیوں کی تعلیم کا مسئلہ

عبد الباری

مذہب اسلام ایک آفاقی اور ہمہ گیر مذہب ہے اس کی تمام تعلیمات پوری انسانیت کے کئے مشعل راہ اور کامیابی و سربلندی کا زینہ ہیں جن پر علم کر کے انسان (مرد و عورت) دنیا و آخرت کی فوز وفلاح سے ہمکنا رہو سکتا ہے۔ اسلام نے جابجا مرد وخواتین کی توجہ تعلیم وتربیت کی طرف مبذول کی ہے۔ علم جہاں مردوں کے لئے ضروری ہے وہیں عورتیں بھی اس کی حاجت مند ہیں۔ چونکہ اسلام میں مرد اور عورت کو سکے کا دو رخ کہا گیا ہے یا وہ یا ایک ہی گاڑی کے دو پہیے ہیں جو ایک دوسرے کے لیے لازم ملزوم ہیں، یہ الگ بات ہے کہ عورت اور مرد دونوں کا دائرہ کار الگ الگ ہے اور دونوں پر شریعت اسلامیہ نے الگ الگ ذمہ داریاں عائد کی ہیں یہی وجہ ہے کہ دونوں کی تخلیق میں بھی فرق رکھا گیا ہے، تاہم شرعی احکام میں، انسانیت اور کرامت میں اور حقوق میں دونوں برابر ہیں۔

اس لیے جہاں ایک طرح لڑکوں کی تعلیم ضروری ہے وہیں دوسری طرف لڑکیوں کی تعلیم بھی ناگزیر ہے کیونکہ عورت معاشرے کا آدھا حصہ ہے، اور اس کی تربیت دراصل ایک خاندان کی تربیت ہے۔ جس کی تربیت سے اس کے بھائی بہن اور اس کی اولاد مستفید ہوگی لیکن اگر لڑکی جاہل ہے تو ممکن ہے کہ اپنی جہالت کی وجہ سے ازدواجی زندگی کو اجیرن بنالے، یا اپنے شوہر سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس لئے تو کہا جاتا ہے کہ "ماں ایک ایسا مدرسہ ہے جسے اگر تو نے تیار کر لیا تو تو نے گویا پاکیزہ نسل کی ایک قوم تیار کر لی"۔ اور اگر تو نے اسے بگاڑ دیا تو پوری نسل تباہ وبرباد ہو جاتی ہے۔

یقینا اولاد کی تربیت میں ماں کا بہت اہم رول ہوتا ہے اور خاص طور سے وہ

www.ahnafmedia.com

خواتین جو باشعور ہوں اور فن تعلیم وتربیت سے آشنا ہوں یا ان کے اندر علم کے سیکھنے کا جذبہ تو ان کی زندگی اسی دنیا کے اندر ہی باعث تقلید ہوتی ہے۔

صحیحین کی حدیث ہے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! مرد ہی صرف آپ کی باتیں سنتے ہیں، ہم عورتوں کے لیے بھی کوئی دن خاص کر دیں، جس دن ہم سب آپ سے دین سیکھ سکیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا تم لوگ فلاں دن فلاں جگہ اکٹھا ہو جاؤ چنانچہ سب اکٹھا ہوئیں اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نصیحت سے نوازا۔

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی تعلیم کے بڑے خواہش مند تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ شادیوں کے جہاں دوسرے مقاصد ہیں وہیں ایک مقصد یہ بھی تھا کہ عورتوں کی ایک ایسی ٹیم تیار ہو جائے جو عالمہ اور فاضلہ ہوں اور دوسری عورتوں تک وہ باتیں بآسانی پہنچا سکیں، چنانچہ یہ مقصد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے ذریعہ پوری طرح حاصل ہو گیا۔

آپ یقین جانو کہ اگر ایک عورت اگر تعلیم یافتہ ہوتی ہے تو وہ اپنے گھر کو جنت نظیر بنائے رکھتی ہے، اس کی گود میں جو بچے پلتے ہیں نیک صالح، بلند ہمت اور باکردار ہوتے ہیں اور بسا اوقات ان کے تجربے اور قابلیت سے بے شمار مسائل حل ہوتے ہیں۔ حدیبیہ کا مشہور واقعہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ عمرہ کے ارادہ سے مکہ آئے تھے لیکن آپ نے قریش کے سارے شرائط کو تسلیم کر لیا اور صلح کے قرارداد سے بظاہر ایسا لگتا تھا کہ بالکل گر کر صلح کی جارہی ہے، یہ ماجرا صحابہ کرام کے لیے کافی المناک اور ملال کا موجب تھا، یہاں تک کہ جب اللہ کے رسول صلی

www.ahnafmedia.com

اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اپنا جانور ذبح کرنے اور بال منڈوانے کا حکم دیا تو کسی صحابی نے اس کی تعمیل نہیں کی، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ماجرا سے آگاہ کیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی دانشمندی کی بات کہی، انہوں نے کہا کہ آپ اٹھیں اور اپنا جانور ذبح کرلیں اور پھر بال حلق کرالیں، سارے لوگ خود بخود کرالیں گے۔ چنانچہ آپ اٹھے جانور ذبح کیا اور بال منڈوانے لگے، یہ دیکھتے ہی سارے صحابہ اپنا جانور ذبح کرنے اور بال منڈوانے لگے۔ اور خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کو دیکھئے جو نہایت پریشان کن حالات میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دلاسا دیتی ہیں، اور زبردست عقلمندی کا مظاہرہ کرتی ہیں: ہرگز نہیں! اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ہرگز آپ کو رسوا نہیں کرے گا، آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچ بولتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تنگ دستوں کی اعانت کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت میں کام آتے ہیں۔

لیکن آج مسلمانوں کے بعض کج فہم اور کم ظرف تعلیم نسواں کی مخالفت کرتے ہیں، حالانکہ اسلامی تعلیمات ان کے چہروں پر طمانچہ ہیں۔ البتہ اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مخلوط نظام تعلیم کی وجہ سے لڑکیوں میں بے پردگی عام ہورہی ہے، ان میں فحاشی اور بے راہ روی کا رجحان زور پکڑتا جارہا ہے، اس کا مثبت حل یہ ہے کہ قوم کے لیڈران اور سربرآوردہ اشخاص لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کے لیے الگ الگ سکول اور کالجز کھولیں، ان کی تعلیم وتربیت کا اعلی پیمانے پر بندوبست کریں۔ جس سے مہذب گھرانے کی لڑکیاں اپنی عزت کو بحال رکھنے کے ساتھ ساتھ زیور تعلیم سے آراستہ ہوں۔ اور قوم وملت نیز سماج ومعاشرہ کی اصلاح میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ قوم کی ماؤں اور بہنوں کی حفاظت فرمااور انہیں اپنے دائرے کار میں رہ کر دینی وعصری علوم سیکھنے اسے عام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

www.ahnafmedia.com

مثالی بیوی کیسے بنتی ہیں؟؟

مختار احمد

سب سے اہم بات یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق رشتہ کے انتخاب میں خواہ وہ لڑکے کا انتخاب ہو یا لڑکی کا دینداری کو ترجیح دینی چاہیے۔ درج ذیل میں مثالی ونیک بیوی کی چند خوبیاں بیان کی جارہی ہیں۔

شوہر کی فرمانبرداری کرے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: نیک عورتیں وہ ہیں جو فرماں بردار اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال وآبرو) کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ (النساء)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ سب سے بہترین عورت کون سی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورت جب شوہر اسے دیکھے تو خوش کردے اور جب شوہر حکم دے تو اس کی اطاعت کرے اور اپنی جان ومال میں شوہر کا ناپسندیدہ کام نہ کرے اور اس کی مخالفت نہ کرے۔

حصین بن محصن سے روایت ہے کہ مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ میں کسی کام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے پوچھا کہ یہ کون عورت ہے؟ کیا شوہر والی ہے؟ میں نے کہا ہاں! پھر آپ نے پوچھا شوہر کے ساتھ تمہارا رویہ کیسا ہے؟ میں نے کہا: میں نے کبھی اس کی اطاعت اور خدمت میں کسر نہیں چھوڑی سوائے اس چیز کے جو میرے بس میں نہ ہو۔ پھر آپ نے پوچھا کہ اچھا یہ بتاؤ تم اس کی نظر میں کیسی ہو؟ یاد رکھو وہ تمہاری جنت اور جہنم ہے۔ (مسند احمد)

عورت کی محبت اور اس کی اطاعت کا سب سے زیادہ حقدار شوہر ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ نماز عبادت کی نہایت اعلیٰ قسم ہے اور

www.ahnafmedia.com

سجدہ اس کی چوٹی ہے لیکن شریعت نے شوہر کا مقام و مرتبہ واضح کرنے کے لیے اتنی اونچی مثال بیان کیا ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں بیوی کو اپنے شوہر کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ (سنن ترمذی و مسند احمد و مستدرک حاکم)

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا پورا حق ادا نہ کرے حتی کہ شوہر اگر اسے بلائے اور وہ سواری پر ہو تب بھی اپنے آپ کو نہ روکے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ جس شوہر کو عورت سے تکلیف پہنچتی ہے جنت کی حوریں اسے بد دعا دیتی ہیں۔ یہ واضح رہے کہ مرد کی اطاعت صرف جائز کاموں میں ہو گی حرام کاموں میں اس کی مخالفت ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔

ستر و حجاب کی مکمل پابندی کرے:

مسلمان عورت کے لیے پردہ اسلام کی خصوصیات اور اس کے محاسن میں سے ہے۔ پردہ میں مسلمان عورت کی عزت و ناموس کی حفاظت ہے۔ پردہ ایک رحمت ہے اسلام نے عورت کو انتہائی بیش قیمت متاع قرار دیا ہے اس لیے اس کی حفاظت و صیانت کا خصوصی اہتمام کیا ہے زمانہ جاہلیت میں پردہ کا کوئی رواج نہیں تھا پردہ صرف اور صرف اسلامی حکم ہے۔

شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ

www.ahnafmedia.com

رکھے۔ (بخاری)

شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

جب بھی کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (ترمذی)

ایک مسلمان مرد کو بھی چاہیے کہ کسی اجنبی و غیر محرم عورت کے پاس اس کے شوہر کی غیر موجودگی میں نہ جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ بغیر محرم کے تنہائی میں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

شوہر کی اجازت کے بغیر کسی غیر محرم سے بات نہ کرے:

ارشاد ربانی ہے: اے ازواج نبی! تم دیگر عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تمہیں خوف ہے پس تم اپنی آواز میں لچک نہ پیدا کرو جس سے مریض دل انسان لالچ کر بیٹھے اور تم بھلی اور درست بات کرو۔ (الاحزاب)

عورت کی آواز بھی پردہ ہے وہ اجنبی مرد کے ساتھ ان شرائط کے ساتھ بات کر سکتی ہے

(نمبر 1) آواز میں لچک شیرینی اور مٹھاس نہ ہو۔

(نمبر 2) صرف بقدر ضرورت بات کرے۔

(نمبر 3) پردے کی اوٹ سے بات کرے۔

ارشاد ربانی ہے: اور جب تم ان (ازواج مطہرات) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ تمہارے اور ان کے دلوں کے لیے کامل پاکیزگی ہے۔

اس آیت میں اگرچہ ازواج مطہرات سے خطاب کیا گیا ہے مگر یہ حکم امت

www.ahnafmedia.com

کی ساری خواتین کو شامل ہے جب امت کی ماوں سے پردہ کی اوٹ سے مانگنے کا حکم دیا گیا ہے جبکہ وہاں شک وریب کی کوئی گنجائش نہیں تو وہ خواتین جنہیں یہ مقام وشرف حاصل نہیں ان پر پردہ کرنا اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اکیلے عورت کا بازار جانا بھی درست نہیں کیونکہ بسا اوقات دکان میں سیلز مین کے سوا کوئی نہیں ہوتا۔ پھر اس سے ناجائز خلوت حاصل ہو جاتی ہے۔

کسی اجنبی مرد سے مصافحہ نہ کرے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

تم میں سے کسی کے سر کو لوہے کی سوئی سے کچوکے لگانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی اجنبی عورت کو چھوئے۔ (طبرانی)

شوہر کے مال کی حفاظت کرے:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہو گی۔

شوہر سے اس کی حیثیت سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے:

اسے اس بات پر یقین ہونا چاہیے کہ اصل دل کی امیری ہے اور صبر وقناعت باعث سعادت ہے۔ اگر عورت کا مقصد زیب وزینت ہی ہو جائے تو اس وقت ہلاکت یقینی ہو جاتی ہے۔ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل خطبہ دیا جس میں آپ نے فرمایا: بنو اسرائیل کی ہلاکت کا سبب یہ ہوا کہ فقیر کی بیوی بھی انہی کپڑوں اور زیورات کا تکلف کرتی تھی جن کا امیر کی بیوی کرتی تھی۔

شوہر سے حرام چیزوں کا مطالبہ نہ کرے:

شریعت نے جو چیزیں حرام وممنوع قرار دی ہیں شوہر سے وہ چیزیں گھر لانے

www.ahnafmedia.com

کا مطالبہ نہ کرے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے واپس ہوئے میں نے کندہ تصویروں سے آراستہ ایک چادر سے گھر کی دیوار کو ڈھک رکھا تھا جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر نگاہ پڑی تو آپ نے اسے نوچ کر پھینک دیا اور فرمایا:

قیامت کے دن سب سے شدید عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی خلقت کی ہمسری کرتے ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس کے ایک یا دو تکیے بنا لیے۔

بیوی شوہر کی شکر گذار ہو:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کا شکر ادا نہیں کرتی۔ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتو! تم صدقہ کرو میں نے جہنمیوں میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا ہے کسی نے پوچھا کیوں؟ فرمایا: تم لعنت بہت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو۔ یاد رہے کہ شکر سے نعمتیں نہ صرف بر قرار رہتی ہیں بلکہ مزید نعمتیں ملتی ہیں جبکہ ناشکری انتقام و عذاب کا پیش خیمہ ہے۔

شوہر کے والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے:

شوہر کے والدین اور بہنوں کی عزت و تکریم خود شوہر کی تکریم و عزت ہے

بچوں کی رضاعت اور پرورش کرے:

مائیں اپنی اولاد کو مکمل دو سال دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت پوری کرنے کا ہو۔ (البقرہ)

صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہنم دکھائی گئی

www.ahnafmedia.com

تو آپ نے کچھ ایسی عورتوں کو دیکھا جن کی چھاتیوں کو سانپ نوچ رہے تھے اور ڈس رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ بتایا گیا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جو بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں۔ (صحیح الترغیب والترہیب)

ہاں اگر کوئی ماں مجبوری میں اپنا دودھ نہیں پلاتی تو اس وعید کی وہ مستحق نہیں ہو گی۔

صبر ومشقت کے ساتھ بچوں کی دینی تربیت کرے:

یہ مرد وعورت دونوں کے لیے ہے دنیاوی چیزوں کے لیے اولاد پر غصہ ہونا درست نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

اپنے اوپر بد دعا نہ کرو اپنی اولاد پر بد دعا نہ کرو اپنے خادموں پر بد دعا نہ کرو والدین کی دعا اور بد دعا دونوں قبول ہوتی ہیں۔

جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں توحید و نماز کی تعلیم دی جائے دس سال کے ہو جانے پر اگر نماز نہ پڑھیں تو ان کے ساتھ تادیبی کاروائی کی جائے۔

لیکن افسوس ہے کہ گلاس ٹوٹ جانے پر ماں باپ اپنے بچوں کو ضرور مارتے ہیں لیکن جب بچہ نماز جیسی اہم عبادت ضائع کرتا پھرتا ہے تو کوئی نہیں مارتا اور نہ ہی اس پر غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہیں۔

جنتی عورت کی پہچان:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے ایک ماہ کا روزہ رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے ایسی عورت سے کہا جائے گا جنت کی جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ

www.ahnafmedia.com

وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں جنتی عورتوں کا حال نہ بتاوں؟ لوگوں نے عرض کیا: ضرور اے اللہ کے رسول!

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورتیں بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی ہوتی ہیں جب وہ غصے ہوتی ہیں یا انہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے یا ان کا شوہر ان سے ناراض ہو جاتا ہے تو شوہر سے کہتی ہیں:

یہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہے اس وقت تک میری آنکھوں پر نیند حرام ہے جب تک آپ راضی نہ ہو جائیں۔

ان لوگوں کے لیے بھی ہماری نصیحت ہے جو دوسری شادی کر کے ایک مسنون عمل انجام تو دے لیتے ہیں لیکن عدل وانصاف سے کام نہ لے کر ظلم وزیادتی اور حرام کام کا مرتکب ہو رہے ہیں وہ اللہ کا خوف کھائیں۔

قیامت کے دن اللہ عزوجل کے روبرو حاضر ہونا ہے اور ہر چیز کا حساب دینا ہے دوسری شادی عدل وانصاف کے ساتھ مشروط ہے اگر عدل کرنے کا حوصلہ نہیں تو بہتر ہے کہ دوسری شادی کے قریب نہ جائیں۔

مثالی شوہر کی پہچان:

- بیوی سے حسن سلوک کرنے والا بہترین شوہر ہے۔
- آزمائش اور مصیبت میں صبر کرنے والا بہترین شوہر ہے۔
- بیٹیوں اور بیٹوں کو دینی تعلیم دلانے اور اچھی تربیت کرنے والا بہترین شوہر ہے۔
- بیوی کے معاملہ میں درگزر کرنے والا اور نرمی سے کام لینے والا اچھا شوہر ہے۔
- بیوی اور بچوں پر خوشدلی سے خرچ کرنے والا اچھا شوہر ہے۔
- گھر کے کام کاج میں بیوی کا ہاتھ بٹانے والا بہترین شوہر ہے۔

www.ahnafmedia.com

اسلامی شناخت چھپانے کی ضرورت نہیں!!

واصل خان

حلال روزی ہمیشہ بابرکت اورانسانوں کو آسودگی اور فارغ البالی سے ہمکنار کرنے والی رہی ہے اس کے برعکس وہ روزیاں جو حلال نہ ہوں الجھنوں اور پریشانیوں کا باعث بنتی ہیں آج انسانوں کے اندر حرص و طمع کا امنڈتا ہوا طوفان جو ہر طرف دکھائی دے رہا ہے۔

اس کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یقینا یہ بھی ہے کہ ہم رزق حلال کے حصول کی کوشش ہی نہیں کرتے کوشش تو جانے دیجئے ہم اس بات کی فکر بھی نہیں کرتے کہ جو رزق ہم کمارہے ہیں وہ حلال ہونا چاہیئے بھی یا نہیں۔

ایسے بگڑے ہوئے معاشرے میں جب کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہو کوئی بازپرس کرنے والا نہ ہو اس کے باوجود آج بھی ایسے لوگ اچھی خاصی تعداد میں مل جائیں گے جن میں ابھی بھی ایمان کی رمق موجود ہے جو اپنے بچوں اور متعلقین کے لیے بے شمار پریشانیوں کے باوجود رزق حلال بہم پہنچانے میں جٹے ہوئے ہیں۔

آیئے ہم آپ کی ایک ایسے ہی نوجوان محمد شہزاد سے ملاقات کرواتے ہیں جو لوکل ٹرینوں میں پھیری کر کے مختلف اشیاء فروخت کرتے ہیں اور معمولی نفع پر زیادہ اشیاء سیل کرنے کے قائل ہیں وہ گاہکوں کو اپنے اخلاق اور خوش کن طرز گفتگو سے اپنی جانب متوجہ کرلینے کے ہنر سے اچھی طرح واقف ہیں۔

۳۲/سالہ محمد شہزاد محمد عثمان کا تعلق لاہور سے ہے خوبصورت باریش چہرہ اور متناسب قدو قامت والے محمد شہزاد بادی النظر میں کسی دینی ادارے کے مدرس یا طالب علم لگتے ہیں۔

www.ahnafmedia.com

چار بچوں اور والدین کی کفالت ان کے ذمہ ہے جسے وہ بہت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔

پندرہ برسوں سے اس پیشے سے وابستہ محمد شہزاد اپنی زندگی اور لوکل ٹرین کے مسافروں کے درمیان ہونے والے مختلف النوع تجربات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ شروع کے دنوں میں انہیں داڑھی اور مسلمان ہونے کے عوض بڑی پریشانیاں اٹھانی پڑتی تھیں۔

اکثر غیر مسلم حضرات نہ جانے کیوں ان کے حلیے سے بدکتے تھے اور بعض اوقات ان کی ترچھی نگاہیں جسم وجاں میں اترتی ہوئی محسوس ہوتی تھیں اور یہ سب کچھ محض احساس پر مبنی ہوتا تھا بس محسوس کرلیں اور لب سی لیں لیکن دھیرے دھیرے اخلاق حسنہ اور خوش گفتاری کا جادو سب پر فاتح بن بیٹھا۔ آج وہی مسافر میٹھی نگاہوں اور پیار بھرے ماحول میں باتیں کرتے ہیں۔

کاروباری طور پر پوری طرح سے مطمئن نظر آنے والے شہزاد کے عزائم بچوں کے تعلق سے بہت بلند نظر آتے ہیں وہ اپنے بچوں کو دینی اور بنیادی تعلیمات سے پوری طرح روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ کیوں کہ انہیں یقین کامل ہے کہ اسطرح سے وہ بچوں میں شعور وآگہی، حق پرستی دین داری اور تہذیب وعقل کے ساتھ بہترین طرز معاشرت کی خصوصیات پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جن کی فی زمانہ بہت زیادہ ضرورت ہے۔

شہزاد صبح ۱۰/بجے ہی کام پر نکل جاتے ہیں اور اکثر رات کے گیارہ بارہ بجے تک لوٹتے ہیں روزانہ بارہ تیرہ گھنٹے مسلسل کام کے بعد وہ جو کچھ حاصل کرتے ہیں ان کے مطابق وہ سب کے سب رزق حلال ہی ہوتا ہے جس سے وہ خود اپنی اور اپنے تمام متعلقین کی کفالت کرتے ہیں۔ خیر وبرکت اور اللہ کے کرم کا یہ حال ہے کہ اس ہوش

www.ahnafmedia.com

ربا گرانی کے باوجود وہ کچھ نہ کچھ پس انداز بھی کر لیتے ہیں۔

بیوی بچے سبھی افراد وطن میں ہیں اپنے ساتھ رکھنے کے لیے سر دست گھر بہت ضروری ہوتا ہے جو موجودہ صورتحال میں اور خاص کر لاہور جیسے شہر میں سب سے مشکل مرحلہ ہے اور بچت کے نقطۂ نظر سے بھی دیکھا جائے تو لاہور میں قیام کے بعد بچت تقریباً معدوم ہو جاتی ہے۔

ملک کی موجودہ صورتحال سے وہ قطعاً مطمئن نہیں ہیں جس کا ذمہ دار وہ سیاسی لیڈران اور انتظامیہ کو گردانتے ہیں ان کے مطابق اگر یہ لوگ سچائی کی راہ اختیار کر لیں اور عدل وانصاف کے قیام پر کمربستہ ہو جائیں تو یہ ملک ایک بار پھر سونے کی چڑیا بن سکتا ہے۔

ان کے مطابق عدل وانصاف کی برتری کے لیے اسلامی نظام قانون سے تعاون حاصل کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ سابقہ تمام تجربات اوران کی ناکامی اس بات کی طرف واضح اشارہ کرتی ہے کہ اسلامی قوانین ہی ان تمام جرائم اور معاشرتی بدعنوانیوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

کیوں کہ اسلامی قوانین میں موجودہ صورتحال سے مردانہ وار مقابلہ کرنے کی بھرپور طاقت وصلاحیت موجود ہے۔

کاروباری سطح پر کامیابی یاناکامی کے تعلق سے انہوں نے کہاکہ آج مسلمانوں میں یہ نظریہ بھی پنپ رہاہے کہ وہ کاروباری سربلندی کے لیے اپنی اسلامی شناخت چھپاتے ہیں انہیں اس عقیدہ کو مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کہ روزی دینے والا صرف اللہ ہے اور بس۔

ہمیں لالچ میں اندھا ہونے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی اپنی اسلامی شناخت چھپانے کی یہ کمزور عقیدہ ہمیں دینی اور معاشرتی دونوں سطح پر تباہ وبرباد کر سکتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

آیئے ناران چلتے ہیں!!

افتخار احمد اعوان

پاکستان انتہائی متنوع مناظر میں ایک دلکش منظر وادی ناران کاغان ہے۔ یہ وادی میدانی علاقوں کے قریب ترین ہے یہاں پہنچنا قدرے آسان ہے۔ بہترین سفری اور رہائشی سہولتوں کی وجہ سے ہر سال موسم گرما میں سیاحوں کا میلہ لگا رہتا ہے۔ یہاں سیاحت کا بہترین وقت جون سے اکتوبر کا ہے تاہم مئی میں بھی جایا جا سکتا ہے۔ وادی کاغان میں دلکش جھیلیں، شور مچاتی آبشاریں، میٹھے پانی کے چشمے۔ سرسبز چراگاہیں، گلیشئرز اور دریا کہنار سیاحوں کو اپنے طرف مدعو کرتا ہے۔

ہم نے اپنے سفر کا آغاز بلیو ایریا اسلام آباد سے کیا ہم براستہ ٹیکسلا، ہری پور (وہاں سے ہم نے ایک دوست کو ساتھ لینا تھا۔) پھر ہم سفر پر نکل پڑے ایبٹ آباد سے پہلے ایک ہوٹل میں ناشتا کیا۔ دیسی قسم کے لطف اندوز ہوئے ہمارا گروپ بارہ لوگوں پر مشتمل تھا۔

ناشتے پر عدنان عالم نے خواہش ظاہر کی کہ یہاں ناشتے کے مناظر اپنے محفوظ کرنا چاہیے بدقسمتی سے کیمرے گاڑی میں تھے میں اس کی بات نہ مانی اور وہاں کے دلکش لمحات قید نہ کر سکے۔ جس کا مجھے ابھی تک دکھ ہے آپ اس طرح کی غلطی سے اجتناب کیجئے گا۔

اس کے بعد ہم لوگ گاڑی میں سوار ہو گئے ایبٹ آباد شہر میں پہنچے وہاں سے میر پور گاؤں سے ہماری ہر دلعزیز شخصیت آفسر کوں ساتھ لینا تھا۔ خان لالہ نے ہماری پر تپاک استقبال کیا اور ہمارے لیے چائے پانی سے تواضع کی وہاں سے کچھ سامان لینا تھا وہ لیا اور اپنے سفر کی طرف گامزن ہو گئے مانسہرہ کے بانی پاسے مانسہرہ کو بائی پاس کرتے

www.ahnafmedia.com

ہوئے آگئے سفر پر روانہ ہوئے دریا کہنار کے ساتھ کا سفر شروگ ہو گیا دریا کہنار نے ہماری ساری تھکاوٹ دور کر دی۔ ہم رکنا چاہتے دریا کے ساتھ پر اپنے گروپ لیڈر کا انتظار کر رہے تھے جب ہم نے ان کی طرف دیکھا تو بڑے مزے کے ساتھ آنکھیں بند کر کے کسی سوچ میں مگن تھے۔ ہم سب نے کہا کہ یہاں رکنا چاہیے تو انہوں نے بھی یک دم آنکھیں کھولی اور کہا کہ یہاں رکنے کو کون روک سکتا ہے۔؟

ہم خوش ہو گئے اور ڈرائیور نے جلدی سے گاڑی سائیڈ پر لگائی اور ہم اترے ہم یہاں سے گرمی میں ستائے ہوئے گئے تھے تو ہم نے سیدھا جا کے اپنے پاؤں دریا میں ڈال دیئے اور اتنا ٹھنڈا پانی کہ ہم پاؤں باہر نکالنے پر مجبور ہو گئے یا شاید یہ بات دریا کے شایان شان نہ تھی پھر دوبارہ ہمت نہی کی اور دریا سے دل ہی دل میں ہم نے معافی مانگی۔ اس کے بعد سفر پر چلے بالا کوٹ جا کے رکے۔ وہاں سچھ کچھ سامان خریدا اگر کچھ لینا ہے تہ اچھی جگہ ہے خریداری کی بالا کوٹ اس وادی کا سب سے بڑی شہر ہے اس کے درمیان سے دریا کہنار گزرتا ہے یہاں کافی اچھی ہوٹلز اور سیر کے لیے سواری بھی آسانی سے مل سکتی ہے ایک دو دن گزار کے اس شہر کی خوبصورتی سے لطف اندوز ہو جا سکتا ہے۔ تاروں اور گھروں کے لائٹوں کے حسین مناظر رات کو دلکش بنا دیتے ہیں۔

بالا کوٹ سے آگے بلندی کی جانب تقریبا ۲۴ کلو میٹر کی مسافت پر ایک پر کشش جگہ کیوائی آتا ہے جب تک ہم وہاں پہنچے تو بھوک حد سے زیادہ ہو چکی تھی وہاں آرام اور کھانے کے روکے دیر کہنار کہ کنارے ایک خوبصورت پارک ہے وہاں بریانی سے لطف اندوز ہوئے زاہد صاحب ہمارے گروپ لیڈر تھے انہوں نے اسپیشل بریانی تیار کرائی بریانی کے مزے لیے۔

آم ٹھنڈ کرنے کے لیے دریا کہنار میں پتھر رکھ کے رکھے لیکن پانی کا زور چھوٹے موٹے پتھروں کی کب سنتا ہے۔ ان کو اپنے ساتھ لے جانے لگا۔ وہ تو ہمارے

www.ahnafmedia.com

ایک ساتھی نیاز صاحب کی نظر پڑی تو انہوں نے جا کے جلدی سے پکٹر لیے ورنہ کیوائی میں آم کھانے سے محروم رہے جاتے۔ کیوائی سے مزید بلندی کی جانب ایک راستہ شوگران آتا ہے شوگران تک آسانی سے جایا سکتا ہے لیکن آگے سری پائے جانے کے لیے جیپ کا استعمال کرنا پڑتا ہے وہاں سے آسانی سے جیپ مل سکتی ہے۔

شوگران کا راستہ کچھی پکی سڑک پر مشتمل ہے اور جنگلات کے درمیاں بل کھاتے ہوئے گزرتا ہے یہ ایک بہت ہی دلکش وادی ہے یہاں باکثرت رہائشی سہولتیں ہے یہاں کا خوبصورت ترین مقام سری پائے جو شوگران سے ۴ کلو میٹر کے فاضلے پر ہے ہم نے راستہ پیدل اور کچھ جیپ پر کیا اور ہمارے ایک ساتھ نے یہ راستہ گھوڑا پر کیا وہاں معمولی معاوضہ پر گھوڑے دستیاب ہے وہاں گھوڑی سواری کا بھی اپنا مزہ ہے۔ وہاں کولڈ ڈرنک کے مزے لیے وہاں سے کولڈ ڈرنک، پانی اور چپس جیسے کھانے کے چیزیں مل سکتی ہے۔ یہاں سے راستہ مکڑا کے جانب جاتا ہے لیکن ہم نے اپنا سفر ناران کے طرف موڑ لیا۔

کیوائی سے کاغان کا سفر ۴۰ کلو میٹر ہے اس پوری وادی کا نام کاغان ہے۔ لیکن یہ شہر اس نام سے منسوب ہے وہاں ہم نے کچھ زیادہ دیر قیام نہی کیا بازار سے ہوتے آگے گزر گئے۔ کاغان سے ناران کا سفر ۲۴ کلو میٹر کی مسافت پر ہے یہ اس وادی کا سب سے خوبصورت ترین مقام ہے نارن میں داخلے ہوتے ہوئے گلشئرز آپکا استقبال کرتا ہے یہ سیاحوں کا اصل مقام ہے جہاں سے آگئے زیادہ تر سفر جیپ پر ہی ممکن ہے یہاں بسنگ پوائنٹ بھی لیکن شکار کے لیے لائسنس لینا نہ بھولیں جو بڑی آسانی سے تھوڑے سے پیسوں میں بن جاتا ہے۔ ہم ناران پہنچ کر جیپ کر کے جھیل سیف الملوک جانے کی تیاری کی ہمارے چچا آفسر خان ہمارے ساتھ نہیں گئے انہوں نے ہمارے لیے رات کے قیام کا انتظام کرتا تھا جیب کرایہ پر لی اور چل پڑے یہ جھیل

www.ahnafmedia.com

سطح سمندر سے ۱۰۵۰۰ کی بلندی پر ہے۔ اس راستے پر بے شمار سر سبز پہاڑ اور چھوٹے موٹے گلیشئرز ہے۔

جو اس سفر کو دوبالا کرتے ہیں آدھا راستہ طے کیا تھا کہ راستہ بلاک تھا بارش شروع ہو گئی اور تیز ہوا چلنے لگی اور ہم لوگوں نے گرمیوں والے کپڑے پہنے ہوئے تھے تو ہمارا سردی سے بُرا حال تھا۔

سب نے پروگرام بنایا کہ واپس جاتے ہیں میں جیپ سے اترا تو سب نے پوچھا کہ کہاں چلے میں کہاں جھیل پر پیدل تو سب نے روکا میں نے کہا جس نے آنا ہے آئے ورنہ میں تو جاؤں گا اتنے میں نیاز صاحب اور ستی صاحب میرے ساتھ چل پڑے جھیل پر جاتے ہی بارش تھم گئی لیکن اس تک ہمارے کپڑے گیلے ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد دھوپ نکل آئی تو ہمارے باقی ساتھی بھی وہاں آ گئے وہاں کافی ٹائم گزارا جھیل سیف الملوک واقی ایک خوبصورت جھیل ہے جتنی تعریف سنی تھی اس سے کئی زیادہ دلکش تھی۔

مقامی لوگوں کے مطابق شہزادہ سیف الملوک اور پری بدرالجمال کی محبت بھری داستان بھی یہاں ہی پروان چڑھی اور چاند کی چاندنی راتوں میں پریاں نہانے آتی ہے۔

دل نشین رنگوں بھری داستان اس جھیل کی وجہ شہرت بنی۔ اس کے بعد واپسی کا سفر لیا واپسی آ کر چائے سے لطف اندوز ہوئے۔ رات کے کھانے کی تیاری میں لگ گئے ہم لوگوں نے باربی کیو کی اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد ناران بازار دیکھنے کا پروگرام بنایا رات کو میں نے باری باری سب سے پوچھا کے اب چلیں تو کر کسی نے دھیمے دل سے آواز نکالی کے جیسے تمہاری مرضی تو جواب سے نمایاں تھا کہ کوئی بھی سردی کی وجہ جانے کو تیار نہیں تھا ہر کوئی بس میرا دل رکھنے کے لیے کہ رہا تھا اور سچ

www.ahnafmedia.com

پوچھیں جانا میں بھی نہیں چاہتا تھا۔ ہم سے گرمیوں میں رضائیوں کے مزے لیتے گہری اور میٹھی نیند میں وادی کی گہرے رنگوں میں گم ہو گئے۔ صبح زاہد صاحب کی آواز نے مجھے جگا دیا کہ کافی پیو گئے مجھے کافی بالکل پسند نہیں تھی۔ لیکن ان کے اسرار پر انکار نہ ہو سکا وہ دن اور آج تک مجھے وہ کامی کبھی نہیں بھولی اور اسی کافی کی تلاش میں ہر جگہ سے لے لیتا ہوں لیکن اُس جیسا مزہ پھر نہ مل سکا۔ باقی دوست ناشتے کی تیاری میں لگ گئے اور کچھ بازار چلے گئے ناشتے سے فری ہو کے ناران بازار چلے گئے پھر غار دیکھی جو شروع ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جاتی ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس میں شہزادہ اور پری نے دیو کے ڈرے یہاں پناہ لے لی۔

آج تک یہاں ہے بہر حال ہم دوستوں نے تو بہت کوشش کی شاہد ہم کو مل جائے پر ایسا ممکن نہ ہوا آپ بھی اسی احمقانہ مزے بھری شرارت سے لطف اندوز ہو سکتے ہیے آگے بنڈی کنڈی کی طرح چل پرے ایک گلیشئرز کے پاس رکے وہاں گھومنے اور بوتلیں ٹھنڈی کرنے کے لیے گلیشئرز کا سہارا لیا کچھ دوست اوپر کی طرف چل پرے ہم وہ ہیں رکے اور کولڈ ڈرنک کے مزے لیے جب وہ واپس آئے تو جلدی سے گاڑی میں بیٹھے اور چل پڑے اور آگئے جا کہ وہ کہتے ہیں کہ کولڈ ڈرنگ تو وہاں ہی رہے گئی ہم نے انہیں نہیں بتایا اور آج تک ان کا مذاق بنایا ہوا ہے کہ آپ کی کولڈ ڈرنک تو وہاں پڑی ہے۔

بٹہ کنڈہ سے لالہ زار گئے لالہ زار ادیبوں، درویشوں، اور شاعروں کا دیس لگا شوگراں کے قریب ایک جگہ راجواں وہاں رات قیام کی وہاں کافی اچھا ہوٹل مناسب ریٹ پر مل گیا آپ کا بھی جانا ہو تو ناران اور کاغان سے ہٹ کر لے تو مناسب کرایہ پر کمرہ مل سکتا ہے۔ واپسی کا سفر بوجھل دل کے ساتھ شروع کیا ایک مشہور کہاوت ہے کی مسافر سفرے اختتام پر اور سیاح سفر کے شروع پر خوش ہوتا ہے۔

www.ahnafmedia.com

ماہنامہ بنات اہلسنت ملنے کے پتے

ایجنسی ہولڈرز	علاقہ	فون نمبرز
دارالایمان	کراچی	03342028787
قاری عبدالوکیل عزیزی	سیالکوٹ	03338639255
مولانا محمد دلاور	اوکاڑہ	03136969193
مولانا عبداللہ قمر	قصور	03008091899
مولانا عبداللہ شہزاد	حافظ آباد	03212374824
محمد رئیس	ٹانک	03319143483
مولانا خالد زبیر	لاہور	03153759031
مولانا خالد زبیر	چکوال	03335912502
مولانا غلام مرتضیٰ	فورٹ عباس	03052475330
مولانا محمد صدیق	ڈیرہ غازی خان	03356351893
مولانا محمد قاسم	ملتان	03007408019
قاضی اسرائیل گڑنگی	مانسہرہ	03023501755
مولانا طارق حسین	پشاور	03219192406
مولانا امان اللہ حنفی	سرگودھا	03067800751
مولانا محمد اختر	کبیر والا	03336228425
ذوالقرنین	ڈیرہ اسماعیل خان	03343682508

نوٹ: ایجنسی بک کروانے کے لیے رابطہ کریں: 03326311808

www.ahnafmedia.com